ماہنامہ انصار اللہ

کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں۔ حضرت عبدالحمید صاحب ابن حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب۔ حضرت حکیم فضل الٰہی صاحب لاہوری۔ حضرت منشی تاج الدین صاحب۔
حضرت میر ناصر نواب صاحب۔ حضرت پیر حامد شاہ صاحب۔ حضرت ماسٹر غلام محمد صاحب۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔

کرسیوں پر۔ دائیں سے بائیں۔ حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت غلام حسن صاحب پشاوری۔
حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ گود میں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔

بیٹھے ہوئے۔ دائیں سے بائیں۔ حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب۔ حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ حضرت مرزا خدا بخش صاحب۔
حضرت شیخ مولا بخش صاحب۔ حضرت شیخ عبدالرزاق صاحب ولد حضرت شیخ عبدالرحمٰن صاحب

مارچ 2009ء
امان 1388ء

ایڈیٹر
نصیر احمد انجم

احمدی انصار کی تعلیم وتربیت کیلئے

ماہنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: نصیر احمد انجم

امان 1388 ھش مارچ 2009ء

جلد ------------------------- 50

شمارہ ------------------------- 3

فون نمبر 047-6212982 فیکس 047-6214631

ای میل ansarullahpakistan@gmail.com

نائبین

- ریاض محمود باجوہ
- صفدر نذیر گولیکی
- محمود احمد اشرف

پبلشر: عبدالمنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: انیس احمد

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ

دارالصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ: (پاکستان)

سالانہ .... ڈیڑھ سو روپے

قیمت فی پرچہ .... 15 روپے

اس شمارہ میں

اداریہ 2

القرآن 3

حدیث نبوی 4

عربی منظوم کلام 5

فارسی منظوم کلام 6

اردو منظوم کلام 7

کلام الامام 8

سال گزشتہ میں کی جانے والی دعاؤں کی تحریکات 15-9

مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

تاریخ احمدیت کا ایک اولین ورق 16

لداخ سے دریافت ہونے والی تبتی انجیل (قسط دوم) 24-17

مکرم عبدالرحمان صاحب

انٹرویو سید احمد سعید کرمانی صاحب 31-25

مرسلہ: مکرم اقبال حیدر یوسفی صاحب

آنے والے نئے منصفوں کے لئے (نظم) 33-32

مکرم ارشاد عرشی ملک صاحب

بزم انصار 34

اخبار مجالس 37-35

نتیجہ امتحان 40-38

اداریہ

أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ

مذہب انسانی معاشرے کا ایک اعلیٰ ترین ادارہ ہے۔لیکن دنیا کی کون سی چیز ہے جس کا غلط استعمال نہیں ہوتا۔ مذہب بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔البتہ وہ قومیں مذہب کے نام پر فساد سے محفوظ رہ سکتی ہیں جو یہ فیصلہ کر لیتی ہیں کہ مذہب خدا اور بندے کا ایک ذاتی معاملہ ہے۔ریاست اس میں دخل نہ دے گی۔

یہ صرف ایک سیکولر معاشرے کا وضع کردہ اصول نہیں ہے بلکہ یہ قرآن کریم کا بیان کردہ ہے۔قرآن کریم نے فرمایا کہ جو کوئی تمہیں سلام کہتا ہے تم اسے یہ نہ کہو کہ وہ مومن نہیں ہے۔قرآن کریم یہ بھی فرماتا ہے کہ کسی قوم کے ساتھ دشمنی ہو تب بھی اس کے ساتھ ناانصافی نہ کرے۔حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ کے ایک صحابی نے جواب طلبی پر عرض کی کہ میں نے کلمہ پڑھنے کے باوجود ایک کافر کو اس لیے قتل کر دیا کہ وہ موت کے خوف سے کلمہ پڑھ رہا تھا۔رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔

ہم جس مذہبی انتہا پرستی کا شکار ہیں کیا اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ریاست نے مذہب کے نام پر استحصال کی اجازت دی تھی اور بے انصافی کو قبول کر لیا تھا۔کیا کوئی رجل رشید ہے جو یہ سادہ سی بات سمجھ سکے کہ ریاست نے جس دن اپنے ہی شہریوں کو ان کے انسانی اور مذہبی حق سے محروم کیا تھا اس دن ہم نے مذہبی انتہا پسندی کی بنیاد رکھ دی تھی۔قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے دستور ساز اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ 'آپ کا واسطہ کسی مذہب کسی بھی ذات اور کسی بھی عقیدے سے ہو امور مملکت سے اس کا کوئی تعلق نہیں'۔

آج بھی اگر ساری قوم قائد کے ان الفاظ کو اپنے لئے مشعل راہ بنا لے تو شاید ہم مذہبی انتہاء پسندی کے اس بدانجام سے بچ جائیں جو اب ناگزیر اور قریب نظر آ رہا ہے۔

القرآن

انابت الی اللہ

هُوَ الَّذِیۡ یُرِیۡکُمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُنَزِّلُ لَکُمۡ
مِّنَ السَّمَآءِ رِزۡقًا ؕ وَ مَا یَتَذَکَّرُ اِلَّا
مَنۡ یُّنِیۡبُ ﴿۱۴﴾

(سورہ مومن:14)

ترجمہ: وہی ہے جو تمہیں اپنے نشانات دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے رزق اُتارتا ہے۔ اور نصیحت نہیں پکڑتا مگر وہی جو جُھکتا ہے۔

(اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

☆ ☆ ☆

حدیث نبوی ﷺ

بے پایاں رحمت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَاعِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ مَاطَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ ، وَ لَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَاعِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ مَاقَنَطَ مِنْ جَنَّتِہٖ اَحَدٌ

(مسلم کتاب التوبہ باب فی سعۃ رحمۃ اللّٰہ)

ترجمہ۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کی سزا اور گرفت کا اندازہ ہو کہ کتنی سخت اور شدید ہے تو وہ جنت کی امید نہ رکھے اور یہی سمجھے کہ اس گرفت اور سزا سے بچنا محال ہے اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کے خزائنِ رحمت کا اندازہ ہو تو وہ اس کی جنت سے ناامید نہ ہو اور یقین کرے کہ اتنی بڑی رحمت سے بھلا کون بدقسمت محروم رہ سکتا ہے۔

☆☆☆

عربی منظوم کلام

اِنَّ الْمَحَبَّةَ خُمِّرَتْ فِیْ مُھْجَتِیْ

اَعْطٰی فَمَا بَقِیَتْ اَمَانِیْ بَعْدَہٗ
غَمَرَتْ اَیَادِی الْفَیْضِ وَجْہَ رَجَائِیْ

اس نے مجھے اتنا دیا کہ اس کے بعد کوئی آرزو باقی نہ رہی۔ اس کے فیض کے احسانات (کی کثرت) میری امید کی انتہائی بلندی پر بھی چھاگئی

اِنَّا غُمِسْنَا مِنْ عِنَایَةِ رَبِّنَا
فِی النُّوْرِ بَعْدَ تَمَزُّقِ الْاَھْوَاءِ

ہوا و ہوس کے پارہ پارہ ہو جانے کے بعد ہم اپنے رب کی عنایت سے نور میں غوطہ زن کئے گئے ہیں

اِنَّ الْمَحَبَّةَ خُمِّرَتْ فِیْ مُھْجَتِیْ
وَاَرَی الْوِدَادَ یَلُوْحُ فِیْ اَھْبَائِیْ

یقیناً محبت میری روح میں خمیر کر دی گئی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ محبت میرے تمام ذراتِ وجود میں چمک رہی ہے

اِنِّیْ شَرِبْتُ کُئُوْسَ مَوْتٍ لِّلْھُدٰی
فَوَجَدْتُ بَعْدَ الْمَوْتِ عَیْنَ بَقَاءِ

میں نے ہدایت کی خاطر موت کے پیالے پیئے۔ پس موت کے بعد میں نے بقا کا چشمہ پا لیا۔

اِنِّیْ اُذِبْتُ مِنَ الْوِدَادِ وَ نَارِہٖ
فَاَرَی الْغُرُوْبَ تَسِیْلُ مِنْ اِھْرَائِیْ

میں محبت اور اس کی آگ سے پگھلایا گیا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے آنسو گداز ہو جانے کی وجہ سے رواں ہیں

(القصائد الاحمدیہ مترجم جدید ایڈیشن صفحہ 282-283)

فارسی منظوم کلام

متصف باہمہ صفاتِ کمال

در دلم جوشد ثنائے سرورے
آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے

میرے دل میں اُس سردار کی تعریف جوش مار رہی ہے جو خوبی میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا

آنکہ جانش عاشقِ یارِ ازل
آنکہ روحش واصلِ آں دلبرے

وہ جس کی جان خدائے ازلی کی عاشق ہے وہ جس کی روح اُس دلبر میں واصل ہے

آنکہ مجذوبِ عنایاتِ حق است
ہمچو طفلے پروریدہ در بَرے

وہ جو خدا کی مہربانیوں سے اُس کی طرف کھینچا گیا ہے اور خدا کی گود میں ایک بچہ کی مانند پلا ہے

آنکہ در بِرّ و کرم بحرِ عظیم
آنکہ در لُطفِ اتم یکتا دُرے

وہ جو نیکی اور بزرگی میں ایک بحرِ عظیم ہے اور کمال خوبی میں ایک نایاب موتی ہے

آنکہ در جود و سخا ابرِ بہار
آنکہ در فیض و عطا یک خاورے

وہ جو بخشش اور سخاوت میں ابرِ بہار ہے اور فیض و عطا میں ایک سورج ہے

(درثمین فارسی مترجم صفحہ 15)

اردو منظوم کلام

درسِ توحید

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں

سورج پہ غور کر کے نہ پائی وہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اس یار سا نہیں

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اُس کو فنا نہیں

سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاوٴ دِل
ڈھونڈو اسی کو یارو! بتوں میں وفا نہیں

اس جائے پُرعذاب سے کیوں دل لگاتے ہو
دوزخ ہے یہ مقام یہ بُستاں سَرا نہیں

(درثمین اردو مطبوعہ رقیم پریس لندن صفحہ 152)

کلام الامام

نخوت کا نتیجہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خوب یاد رکھو کہ امیری کیا ہے؟ امیری ایک زہر کھانا ہے۔ اس کے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علیٰ خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے اور تکبّر نہ کرے لیکن اگر وہ اس کی شیخی اور گھمنڈ میں آتا ہے تو نتیجہ ہلاکت ہے۔ ایک پیاسا ہو اور ساتھ کنواں بھی ہو لیکن کمزور ہو اور غریب ہو اور پاس ایک متموّل انسان ہو تو وہ محض اس خیال سے کہ اس کو پانی پلانے سے میری عزت جاتی رہے گی اس نیکی سے محروم رہ جائے گا۔ اس نخوت کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ نیکی سے محروم رہا اور خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آیا۔ پھر اس سے کیا فائدہ پہنچا۔ یہ زہر ہوا یا کیا؟ وہ نادان ہے سمجھتا نہیں کہ اس نے زہر کھائی ہے۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ اس نے اپنا اثر کر لیا ہے اور وہ ہلاک کردے گی۔

یہ بالکل سچی بات ہے کہ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے انہیں امیروں کی امیری اور تموّل پر رشک نہیں کرنا چاہیے۔ اس لئے کہ انہیں وہ دولت ملی ہے جو ان کے پاس نہیں۔ ایک غریب آدمی ہے بے جا ظلم، تکبر، خود پسندی، دوسروں کو ایذا پہنچانے اتلافِ حقوق وغیرہ بہت سی برائیوں سے مُفت میں بچ جائے گا۔ کیونکہ وہ جھوٹی شیخی اور خود پسندی جو ان باتوں پر اسے مجبور کرتی ہے۔ اس میں نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی مامور اور مُرسل آتا ہے تو سب سے پہلے اس کی جماعت میں غرباء داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں تکبّر نہیں ہوتا۔ دولت مندوں کو یہی خیال اور فکر رہتا ہے کہ اگر ہم اس کے خادم ہو گئے تو لوگ کہیں گے کہ اتنا بڑا آدمی ہو کر فُلاں شخص کا مُرید ہو گیا ہے اور اگر ہو بھی جاوے تب بھی وہ بہت سی سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ اِلّا ماشاء اللہ۔ کیونکہ غریب تو اپنے مرشد اور آقا کی کسی خدمت سے عار نہیں کرے گا مگر یہ عار کرے گا۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے اور دولت مند آدمی اپنے مال و دولت پر ناز نہ کرے اور اس کو بندگانِ خدا کی خدمت میں صرف کرنے اور ان کی ہمدردی میں لگانے کے لئے موقع پائے اور اپنا فرض سمجھے تو پھر وہ ایک خیر کثیر کا وارث ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 439)

☆ ☆ ☆

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فرمودہ

سال گزشتہ میں کی جانے والی دعاؤں کی تحریکات

(مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

اپنا وقت دعاؤں میں لگائیں تو حسد سے بچنے کی وجہ لوگوں سے آگے نکل جائیں گے

حسد سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی ہے کہ یہ دعا کرو **وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ** (الفلق ٦) کہ حاسد کے حسد سے اللہ تعالیٰ بچائے۔ جب ایک مومن خود بچنے کی دعا کرے گا تو پھر ایک پاک دل مومن یہ بھی کوشش کرے گا کہ دوسرے سے حسد کرنے سے بھی بچے۔ (خطبہ جمعہ 25 جنوری 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 15 تا 21 فروری 2008ء)

جن ممالک میں احمدیوں پر سختیاں ہو رہی ہیں ان کے ثبات قدم کے لیے دعا کی تحریک

حاسدوں کے حسد اور ابتلاؤں سے سرخرو ہو کر نکلنے کے لئے دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے۔ ایک تو جن ملکوں میں احمدیوں پر سختیاں ہو رہی ہیں وہ اپنے ثبات قدم کے لئے دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ کے در کو اس طرح پکڑیں اور اس کے آگے اس طرح جھکیں کہ جلد سے جلد تر وہ فتوحات اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ اور پھر دنیا میں وہ احمدی جن پر براہ راست سختیاں نہیں اور بظاہر امن میں ہیں وہ اپنے بھائیوں کے لئے دعائیں کریں۔

(خطبہ جمعہ 8 فروری 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 29 فروری تا 6 مارچ 2008ء)

حق سے بھٹکے ہوئے...... کے لئے دُعا کی تحریک

"پس آج احمدی جہاں اپنے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے بچاتے ہوئے ہمیں ثابت قدم رکھے۔ ہمیں اس مسیح و مہدی کی جماعت سے وابستہ رکھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا، وہاں ان حق سے بھٹکے ہوئے...... کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ مسیح و مہدی کے ساتھ جڑ جائیں"

(خطبہ جمعہ 8 فروری 2008ء از الفضل 29 فروری تا 6 مارچ 2008ء)

تزکیہ نفس کے لئے درود شریف پڑھنا ضروری ہے

"پہلے سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہے اور یہ ہمیں پہلے سے بڑھ کر کرنا چاہیے اور ہر احمدی کی اب مزید ذمہ داری بڑھ جاتی ہے جب ایسے حالات پیدا ہوں تو پہلے سے بڑھ کر اس پر قائم ہو جائیں پہلے سے بڑھ کر دعاؤں کی

طرف توجہ دیں پہلے سے بڑھ کر اپنا تزکیہ نفس کرنے کی کوشش کریں۔ پہلے سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔'' (خطبہ جمعہ 15فروری2008ء ازالفضل انٹرنیشنل 7تا13مارچ2008ء)

جماعت کے غلبہ کے لئے ہمارا کام دعائیں کئے جانا ہے

''تو ہمارا کام دعائیں کئے جانا ہے اور وقت کا انتظار کرنا ہے۔ قوموں کی زندگی میں چند سال کوئی لمبا عرصہ نہیں ہوا کرتا۔ تمام مخالفتوں کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی جو ترقی ہے وہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ (خطبہ جمعہ 14مارچ2008ء ازالفضل انٹرنیشنل 4اپریل تا10اپریل2008ء)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھیں

پس جب تک درود پر توجہ رہے گی تو اس برکت سے جماعت کی ترقی اور خلافت سے تعلق اور اس کی حفاظت کا انتظام رہے گا۔ لیکن اس وقت جو میں نے کہا ہے اور خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ اس وقت خاص طور پر اس حوالے سے درود پڑھیں کہ آج دشمن، قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کی یہ کوشش سوائے اس کے بدانجام کے اس کو کوئی بھی نتیجہ نہیں دلا سکتی۔ لیکن اس کی اس مذموم کوشش کے نتیجہ میں ہم احمدی یہ عہد کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کروڑوں اور اربوں دفعہ درود بھیجیں۔ (خطبہ جمعہ 28مارچ2008ء ازالفضل انٹرنیشنل 18تا24 اپریل2008ء)

خلافت کے انعام سے فیضیاب رہنے کے لئے دُعاؤں کی تحریک

''آج جب اس سال میں خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہو رہے ہیں مختلف ممالک میں اس حوالے سے فنکشن بھی شروع ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ صرف فنکشن کرنا اور اس غرض کے لئے بہترین انتظامات کرنا ہی ہمارا مقصود نہیں ہے اور نہ کبھی کسی احمدی کو یہ مقصود بنانا چاہئے۔ بلکہ دعائیں اور نیک اعمال ہی ہیں جو مومن کو اس انعام سے فیضیاب کرتے ہیں۔''
(خطبہ جمعہ 4اپریل2008ء ازالفضل انٹرنیشنل 25اپریل تا یکم مئی 2008ء)

تزکیہ نفس اور پاک تبدیلی کے لئے دُعاؤں کی طرف توجہ دینی ہے

''پس ایک احمدی.....مومن کا یہ فرض ہے کہ سب سے پہلے اپنی نمازوں کو اپنے اندر دوسری اخلاقی تبدیلیوں کا پیمانہ بنائیں یا اپنے اعلیٰ اخلاق کو اپنی نمازوں کی قبولیت کا پیمانہ سمجھیں اگر ہمارے اخلاق اعلیٰ نہیں ہو رہے اگر ہم اس زمانہ کی برائیوں سے بچنے کی کوشش نہیں کر رہے تو ہم مجاہدہ نہیں کر رہے۔ ہم اپنی نمازوں کی حفاظت نہیں کر رہے۔ پس ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے جو مجاہدہ کرنا ہے اس میں سب سے پہلے خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت اور نمازوں کی ادائیگی ہے دعاؤں اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ ہے۔'' (خطبہ جمعہ 2مئی2008ء ازالفضل 23تا29مئی2008ء)

عہدیداران کو اپنے کام کے لئے دُعا کی تحریک

''اپنے کام کے لئے دعاؤں پر بہت زور دیں۔'' (رپورٹ 5 مئی 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 11 جولائی تا 17 جولائی 2008ء)

پاکستان میں حاسدوں اور معاندوں کے شر سے بچنے کے لئے دعا کی تحریک

''خلافت جوبلی کے حوالے سے جو خبریں آتی ہیں ان پر پاکستان میں تو مولویوں کی بیان بازیاں بھی شروع ہو گئی ہیں۔ پس بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ گو کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ ہے کہ حاسدوں اور معاندوں کے گروہ پر اللہ تعالیٰ جماعت کو غالب کرے گا۔ لیکن ہمیں بھی اخلاص و وفا اور دعاؤں میں پہلے سے بڑھ کر اس کے آگے جھکنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ترقیات کی نئی سے نئی منزلیں ہمیں دکھائے۔ آمین''

(خطبہ جمعہ 9 مئی 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 30 مئی تا 5 جون 2008ء)

پاکستان، مسلم ممالک اور عمومی دُنیا کے لئے دُعاؤں کی تحریک

''پاکستان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان غریبوں کی حالت بھی سنوارے۔ اگر حکمران ظالم ہیں تو ان سے بھی نجات دلائے اور ان کو صحیح راستے پر چلائے۔ مسلمان ملکوں کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو مسیح محمدی کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور عموماً دنیا کے لئے بھی دعا کریں کہ جس طرح وہ تباہی کی طرف جا رہی ہے اللہ تعالیٰ اپنے عذابوں سے انہیں محفوظ رکھے اور حقیقت پہچاننے کی توفیق دے تا کہ دنیا ایسے نظارے دیکھے جہاں صرف اور صرف خدا کی حکومت ہو اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہراتا ہو۔ آمین''

(خطبہ جمعہ 30 مئی 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 20 جون تا 26 جون 2008ء)

خلافت جوبلی کے تاریخی عہد پر قائم رہنے اور اس پر پورا اُترنے کے لئے دُعا کی تحریک

''خطوط میں بھی لوگ لکھتے ہیں کہ ہم نے تو عہد کیا ہے اب ہم انشاء اللہ اس پر عمل کریں گے، کاربند رہیں گے، لیکن یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (خطبہ جمعہ 30 مئی 2008ء از الفضل 13 جون تا 19 جون 2008ء)

پاکستان اور انڈونیشیا کو صبر اور دُعا کی تحریک نیز پاکستانی بھائیوں کیلئے آسانیاں پیدا ہونے کیلئے دُعا کی تحریک

''پس آج جو احمدیوں کے خلاف پاکستان میں بھی مخالفت کا بازار گرم ہے اور انڈونیشیا سے بھی خبریں آ رہی ہیں، دونوں جگہ مُلاں اور سیاستدانوں کے جوڑ کی وجہ سے یہ مخالفت ہے۔ عوام الناس کو بیوقوف بنایا جاتا ہے کہ تمہاری دینی غیرت کا سوال ہے اٹھو اور احمدیوں کو ختم کر دو۔ حالانکہ یہ تکذیب اس لئے ہے کہ ان لوگوں کو یہ خوف ہے کہ ہمارے رزق بند نہ ہو جائیں۔ ہم جو لوٹ مار کر رہے ہیں وہ بند نہ ہو جائے۔ پس احمدیوں کو مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ وہ صبر اور حوصلے سے اور دعا سے کام لیں۔......''

(خطبہ جمعہ 13 جون 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 4 جولائی تا 10 جولائی 2008ء)

نماز فجر کے بعد اللّٰھم انی اسئلک علماً نافعاً و رزقاً طیباً و عملاً متقبلاً پڑھنے کی طرف توجہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا ہے جو آپ کیا کرتے تھے۔ اس زمانے میں تو خاص طور پر یہ دعا بہت اہم ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ام سلمیٰؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا کرتے تو سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا کرتے کہ **اللّٰھم انی اسئلک علماً نافعاً و رزقاً طیباً و عملاً متقبلاً** (سنن ابن ماجہ باب مایقال بعد التسلیم) کہ اے اللہ! میں تجھ سے ایسا علم جو نفع رساں ہو اور ایسا رزق جو طیب ہو اور ایسے عمل جو قبولیت کے لائق ہوں مانگتا ہوں۔ پس یہ دعا ہے اس کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے (خطبہ جمعہ 13 جون 2008ء از الفضل 5 اگست 2008ء)

حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کو جذب کرنے کے لئے خود دعائیں کریں

''ایسی دعائیں کریں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہوں، پیار و محبت اور بھائی چارے کی فضا قائم کریں تا حضرت مسیح موعودؑ کی ان دعاؤں کے مستحق بن جائیں جو آپ نے حاضرین جلسہ کے لئے کی ہیں۔''

(خطبہ جمعہ 25 جولائی 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 15 اگست تا 21 اگست 2008ء)

اپنے اوپر نعمتوں کے نزول کے لئے دعا کی تحریک

''آپ میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جو ان ''رفقاء'' حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد ہیں۔ آپ لوگ آج ان نعمتوں کے مزے لوٹ رہے ہیں اس لئے آپ میں سے ہر ایک احمدی کو اخلاق اور روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ مقام بغیر دعاؤں کے حاصل نہیں ہوگا۔ آپ پر یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ آپ کو کامیابیاں دی ہیں۔''

(رپورٹ دورہ حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ امریکہ 22 جون 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 8 تا 14 اگست 2008ء)

(دین حق) اور احمدیت کے غلبہ کے لئے دعا کی تحریک

''پس اللہ تعالیٰ کے حضور خاص طور پر اور التزام سے یہ دعا کریں کہ وہ......اور احمدیت کی فتح کے سامان ہماری زندگیوں میں پیدا فرمائے۔ (خطبہ جمعہ 5 ستمبر 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 26 ستمبر تا یکم اکتوبر 2008ء)

اللہ اور اس کے رسول کی محبت طلب کرنے کی دعا

ہماری کمزوریاں، ہماری کوتاہیاں، ہماری سستیاں کبھی ہمیں خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور نہ کردیں۔ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے ہمارے کمزور جسموں کو وہ طاقت عطا فرمائے۔ جس سے ہم اس کے دین کی عظمت کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبت ہمارے دلوں میں اس طرح قائم فرما دے جس طرح اللہ اور اس کا رسول چاہتے ہیں اور جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنْ

اَلْمَآءِ الْبَارِدِ (جامع ترمذی کتاب الدعوات) اے اللہ! مَیں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرے اور ایسا عمل جو تیری محبت کے حصول کا ذریعہ بنے۔ اے اللہ! میرے دل میں اپنی محبت پیدا کردے جو میرے اپنے نفس سے زیادہ ہو، میرے مال سے زیادہ ہو، میرے اہل وعیال سے زیادہ ہو، اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔

(خطبہ جمعہ 5 ستمبر 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 26 ستمبر تا یکم اکتوبر 2008ء)

ربّ کل شی خادمک رب فاحفظنی و انصرنی وارحمنی پڑھنے کی تحریک

چند دن پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ دشمن کا کوئی منصوبہ ہے، تو میں اس کو حملے سے پہلے ہی بھانپ لیتا ہوں اور اس وقت میں یہ دعا پڑھ رہا ہوں کہ ربّ کل شی خادمک رب فاحفظنی و انصرنی وارحمنی اور پڑھتے پڑھتے مجھے خیال آتا ہے کہ اپنے سے زیادہ مجھے جماعت کے لئے دعا پڑھنی چاہئے تو اس میں جماعت کو بھی شامل کروں۔ تو اس حوالے سے میں آپ کو بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ احباب جماعت بھی اپنی دعاؤں میں اس دعا کو بھی ضرور شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر ایک کو بچائے اور جماعت کی حفاظت فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 03 ستمبر 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 24 تا 31 اکتوبر 2008ء)

نیکی کی راہوں کو اللہ سے مانگنے کی تلقین

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس کے لئے باب الدعا کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ اس سے عافیت مطلوب کرنا محبوب ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا اس ابتلاء کے مقابلے پر جو آچکا ہے اور اس کے مقابلہ پر بھی جو ابھی نہ آیا ہو، نفع دیتی ہے۔ اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح باللّٰہ)

(خطبہ جمعہ 22 اکتوبر 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 5 تا 11 نومبر 2008ء)

لاالہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کا ورد کرنے کی تلقین

نیز عذاب الٰہی سے محفوظ رہنے کے لئے استغفار کی تحریک

حضرت ابراہیم بن سعدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذوالنون یعنی حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا کی وہ یہ ہے کہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اس دعا کو جو بھی مسلمان کسی ابتلاء کے وقت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح باللّٰہ)

(خطبہ جمعہ 22 اکتوبر 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 5 تا 11 نومبر 2008ء)

رمضان میں اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی دعا کرنی چاہئے

پھر ایک روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بار میں نے عرض کی۔ اے اللہ کے نبی اگر مجھے لیلۃ القدر میسر آجائے تو میں کیا دعا مانگوں۔ آپ نے فرمایا لیلۃ القدر نصیب ہونے پر یہ دعا کرنا کہ اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی یعنی اے اللہ تو بہت زیادہ درگزر کرنے والا ہے اور درگزر کو پسند کرتا ہے۔ پس مجھ سے درگزر فرما۔ (مسند احمد بن حنبل) تو یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اور دعائیں نہیں کرنی چاہئیں۔ وہ بھی کریں لیکن اگر اس حدیث کو اوپر جو میں نے پہلے حدیث بیان کی ہے اس کے ساتھ ملائیں تو مزید بات کھلتی ہے کہ ایمان اور محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر ملے تو گناہ بخشے گئے۔

(خطبہ جمعہ 29 اکتوبر 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 12 تا 18 نومبر 2008ء)

نیک صالح اولاد کے حصول کے لئے دعائیں کرنے کی نصیحت

نیک اولاد کی دعا مانگنی چاہیے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں انبیاء کے ذکر میں دعا سکھائی ہے۔ ایک جگہ فرمایا کہ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (الصّٰفّٰت ۱۰۱) کہ اے میرے ربّ! مجھے صالحین میں سے عطا کر۔ یعنی صالح اولاد عطا کر۔ ایک یہ دعا سکھائی کہ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً (سورۃ ال عمران ۳۹) اے میرے رب! تو مجھے اپنی جناب سے پاک اولاد بخش۔

(خطبہ جمعہ 14 نومبر 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 25 تا 11 دسمبر 2008ء)

ربنا ھب لنا من ازواجنا کی دعا اولاد کے لئے کریں

اس وقت مَیں ان قرآنی دعاؤں کے حوالے سے ایک پہلو کا ذکر کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی نسل کو اپنے مقصد پیدائش کے قریب رکھنے بلکہ اس کا حق ادا کرنے کے لئے اپنے نیک بندوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنی اولاد بلکہ بیویوں کے لئے بھی دعائیں کریں۔ بلکہ بیویوں کو بھی کہا کہ اپنے خاندوں اور اولاد کے لئے دعائیں کریں تا کہ نیکیوں کی جاگ ایک دوسرے سے لگتی چلی جائے اور نسل در نسل قائم رہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا (سورۃ الفرقان آیت ۷۵) اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

(خطبہ جمعہ 14 نومبر 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 25 تا 11 دسمبر 2008ء)

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک پڑھنے کی نصیحت

پھر ایک حدیث میں یہ روایت ہے کہ جو حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے اُم سلمہؓ سے پوچھا کہ اے اُم المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے یہاں ہوتے تھے تو کون سی دعا کرتے تھے۔ اس پر اُم سلمہؓ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے کہ یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک۔ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ (خطبہ جمعہ 21 نومبر 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 12 تا 18 دسمبر 2008ء)

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا وھب لنامن لدنک رحمة کی دعا پڑھنے کی نصیحت

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

(ال عمران: ۹) اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

(خطبہ جمعہ 21 نومبر 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 12 تا 18 دسمبر 2008ء)

احمدیت کے پھیلاؤ کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے

اب ہم پر یہ ذمہ داری ہے کہ اس پیغام کو جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا میں پھیلانا مقدر فرمایا ہے تو ایک کوشش کے ساتھ پھیلانے کی طرف توجہ کریں۔ دنیا کی توجہ اب پہلے سے بڑھ کر احمدیت کی طرف ہو رہی ہے۔ آپ نے اپنے علاقہ میں بھی میڈیا کے ذریعہ محسوس کیا ہوگا اور مخالفت میں بھی اور سننے کے لئے بھی اب دنیا کی ایک خاص توجہ احمدیت کی طرف مائل ہوگئی ہے۔ پس اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ہمیں پہلے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 28 نومبر 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 19 تا 25 دسمبر 2008ء)

اشف انت الشافی لاشفاء الا شفاء ک کا ورد کرتے رہنے کی تلقین

پھر ایک حدیث میں ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے لئے پناہ مانگتے اور اپنے داہنے ہاتھ کو چھوتے اور فرماتے۔ اے اللہ! لوگوں کے ربّ! بیماری کو دور کردے، تو اسے شفا عطا کر اور تو ہی شافی ہے۔ تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا عطا کر جو بیماری کا نام ونشان بھی نہ چھوڑے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاس۔ اِشْفِ وَ اَنْتَ الشَّافِی۔ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ کَ۔ اِشْفِنِیْ شِفَاءً کَامِلًا لَایُغَادِرُ سَقَمًا۔

(خطبہ جمعہ 19 دسمبر 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 9 جنوری 2009ء)

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء بیعت اولیٰ کا دن

تاریخ احمدیت کا ایک اولین ورق

حضرت اقدس کے اشتہار پر سیالکوٹ، گورداسپور، گوجرانوالہ، جالندھر، پٹیالہ، مالیرکوٹلہ، انبالہ، کپورتھلہ اور میرٹھ وغیرہ اضلاع سے متعدد مخلصین لدھیانہ پہنچ گئے۔ بیعت اولیٰ کا آغاز لدھیانہ میں حضرت منشی عبداللہ سنوری کی روایات کے مطابق ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت صوفی احمد جان کے مکان واقع محلہ جدید میں ہوا۔ وہیں بیعت کے تاریخی ریکارڈ کے لیے ایک رجسٹر تیار ہوا جسکی پیشانی پر یہ لکھا گیا ’بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت‘۔ رجسٹر میں ایک نقشہ تھا جس میں نام، ولدیت اور سکونت درج کی جاتی تھی۔ حضرت اقدس بیعت لینے کے لیے مکان کی ایک کچی کوٹھری میں (جو بعد کو دارالبیعت کے مقدس نام سے موسوم ہوئی) بیٹھ گئے اور دروازے پر حافظ حامد علی کو مقرر کر دیا اور انہیں ہدایت دی کہ جسے میں کہتا جاوں اسے کمرے میں بلاتے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے حضرت مولانا کا ہاتھ کلائی پر سے زور سے پکڑا اور بڑی لمبی بیعت لی۔۔۔۔ حضرت مولانا نورالدین (اللہ آپ سے راضی ہو) کے بعد میر عباس علی صاحب، شیخ محمد حسین صاحب خوش نویس مرادآبادی نیز چوتھے نمبر پر مولوی عبداللہ صاحب سنوری اور پانچویں نمبر پر مولوی عبداللہ صاحب ساکن تنگی علاقہ چارسدہ (صوبہ سرحد) نے بیعت کی۔ ان کے بعد غالباً منشی اللہ بخش صاحب لدھیانہ کا نام لیکر بلایا اور پھر شیخ حامد علی صاحب سے کہہ دیا کہ خود ہی ایک ایک آدمی کو بھیجتے جاو۔ اس کے بعد آٹھویں نمبر پر قاضی خواجہ علی صاحب نویں نمبر پر میر عنایت علی صاحب اور دسویں نمبر پر چوہدری رستم علی صاحب اور پھر (معاً بعد یا کچھ وقفے کے ساتھ) منشی اروڑا خان صاحب نے بیعت کی ستائیسویں نمبر پر رحیم بخش صاحب سنوری کی بیعت ہوئی۔ اس طرح پہلے دن بار ی چالیس افراد نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کا بیان ہے کہ سبز کاغذ پر جب اشتہار حضور نے جاری کیا تو میرے پاس بھی چھ سات اشتہار حضور نے بھیجے۔ منشی اروڑا صاحب فوراً لدھیانہ کو روانہ ہو گئے دوسرے دن محمد خان صاحب اور میں گئے اور بیعت کر لی۔ منشی عبدالرحمان صاحب تیسرے دن پہنچے کیونکہ انھوں نے استخارہ کیا۔ اور آواز آئی ’عبدالرحمان آجا‘ ہم سے پہلے اس دن آٹھ نو کس بیعت کر چکے تھے۔ بیعت حضور اکیلے اکیلے کو بٹھا کر لیتے تھے۔ اشتہار پہنچنے سے دوسرے دن چل کر تیسرے دن صبح ہم نے بیعت کی۔ پہلے منشی اروڑا صاحب نے پھر میں نے۔ میں جب بیعت کرنے لگا تو حضور نے فرمایا: کہ آپ کے رفیق کہاں ہیں؟ میں نے عرض کی۔ منشی اروڑا صاحب نے تو بیعت کر لی ہے اور محمد خان صاحب نہا رہے ہیں کہ نہا کر بیعت کریں۔ چنانچہ محمد خان صاحب نے بیعت کر لی۔ اس کے ایک دن بعد منشی عبدالرحمان صاحب نے بیعت کی۔ منشی عبدالرحمان صاحب، منشی اروڑا صاحب اور محمد خان صاحب تو بیعت کر کے واپس آ گئے کیونکہ یہ تینوں ملازم تھے میں پندرہ بیس روز لدھیانہ ٹھہرا۔ اور بہت سے لوگ بیعت کرتے رہے۔ حضور تنہائی میں بیعت لیتے تھے اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے۔ بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی۔ اور دعا بعد بیعت بہت لمبی فرماتے تھے۔ پیر سراج الحق صاحب نعمانی۔ شیخ یعقوب علی صاحب تراب اور مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اس دن لدھیانہ میں موجود تھے مگر پہلی بیعت میں شامل نہ ہو سکے۔ پیر سراج الحق صاحب کا منشا قادیان کی۔۔۔ مبارک میں بیعت کرنے کا تھا جسے حضرت اقدس نے منظور فرما لیا۔ اور ۲۳ دسمبر ۱۸۸۹ء کو بیعت لی۔ باقی حضرت مولانا عبدالکریم صاحب اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب نے انہی ایام میں بیعت کر لی تھی۔ حضرت اقدس نے مولانا نورالدین کو بلایا اور ان کے ہاتھ میں مولانا عبدالکریم صاحب کا ہاتھ رکھا اور ان ہر دو کو اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر مولانا عبدالکریم صاحب سے بیعت کے الفاظ کہلوائے۔

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ نمبر ۳۳۹۔۳۴۱)

لداخ سے دریافت ہونے والی تبّتی انجیل

(تحریر: مکرم عبدالرحمن صاحب)

اگر حضرت مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان آئے تھے تو **کیا یہاں کسی انجیل کے آثار ملتے ہیں؟** یہ سوال اکثر کیا جاتا ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ **اس علاقہ میں حضرت مسیح کے آنے اور تعلیم دینے کے ثبوت ملتے ہیں ان میں سے ایک تبتی انجیل بھی ہے**۔ ذیل کی سطور میں اس انجیل کی بابت کچھ معروضات پیش ہیں۔ جنوری ۲۰۰۹ء کے شمارے میں اس مضمون کی پہلی قسط شائع ہو چکی ہے۔ (مدیر)

کیا یہ مخطوطات اب موجود ہیں؟

بدقسمتی سے اب یہ مخطوطات ہمس کے بدھ مندر سے غائب کر دیئے گئے ہیں یا چھپا دیے گئے ہیں۔ کشمیر کے آثار قدیمہ کے محکمہ سے متعلقہ فدا حسنین نے متعدد بار ان مخطوطات کی تلاش میں لداخ کا سفر کیا مگر ان مخطوطات کو تلاش کرنے میں ناکام رہے البتہ انہیں بھی نکولس کے اس علاقہ میں آنے کے بارے میں مزید معلومات ملیں جن میں Leh میں قائم Morvian Misson سے انکو ایک ڈاکٹر کی ڈائری سے نکولس کے آنے اور ہمس جانے کے بارے میں مختصر حالات معلوم ہوئے۔ اس ڈائری کے متعلقہ صفحوں کا فوٹو بھی فدا حسنین نے لے لیا۔ اس کا ذکر اس نے اپنی کتاب A Search for Historical Jesus میں تفصیل سے کیا ہے لیکن اب Morvian Mission کے ریکارڈ سے یہ ڈائری بھی گم کر دی گئی ہے تاہم اس کے متعلقہ صفحات کا فوٹو فدا حسنین کی کتاب اور بعض دیگر یورپی محققوں کی کتاب میں محفوظ ہے۔

اسکے بعد حالیہ برسوں میں کیلفورنیا امریکہ کے ایک معاشرتی علوم کے ماہر Dr.Jeff Salz نے ہمس کے ان مخطوطات کو تلاش کرنے کی کوشش کی اور ایک ڈاکومنٹری Jesus in Himalaya کے نام سے تیار کی جو Discovery Channel پر دکھائی جا چکی ہے۔ اس تلاش میں Dr.Jeff کو ہمس کے یہ تبتی مخطوطات تو نہ مل سکے کیونکہ ہمس کے گونپے کے لاموں نے ان سکرولز کے بارے میں اپنی لاعلمی کا اظہار کیا اور بتایا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ سکرولز اس گونپے کے Dark store room میں ہوں جسے کھولنے کا اختیار صرف دلائی لاما کو ہے تاہم لاموں نے اسے یہ ضرور بتایا کہ انہوں نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس علاقے میں آنے کے بارے میں سن رکھا ہے۔ Dr. Jeff کو اس کے علاوہ لداخ کے دیگر علاقوں سے بھی لوگوں کی زبانی روایات سے حضرت عیسیٰ کے اس علاقہ میں آنے کا پتہ چلا۔ لیکن یہ تبتی زبان میں لکھے ہوئے مخطوطات نہ مل سکے۔ بہرحال یہ بات اب واضح ہے کہ یہ تبتی مخطوطات واقعی ہمس میں موجود تھے جن کی مدد سے نکولس نے اپنی کتاب تیار کی۔ کیونکہ نکولس کے بعد بھی لوگوں نے ان مخطوطات کو دیکھا اور اس علاقہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی روایت بدھوں کے اندر سینہ بسینہ چلی بھی آ رہی ہے۔ جیسا کہ جواہر لال نہرو بھی اپنی کتاب Glimpses of the World History میں جس کا اردو ترجمہ ''تاریخ عالم پر ایک نظر'' کے نام سے چھپ چکا ہے، لکھتا ہے۔

''تمام وسطی ایشیا میں یعنی کشمیر، لداخ، تبت بلکہ اس سے بھی آگے تک لوگوں کا یہ کامل یقین ہے کہ حضرت عیسیٰ یہاں آئے تھے''۔
(تاریخ عالم پر ایک نظر (جلد اول) مصنفہ جواہر لال نہرو۔اردو مترجم طاہر منصور فاروقی۔تخلیقات علی پلازہ مزنگ روڈ لاہور۔سن اشاعت 1995ء۔زیر عنوان حضرت عیسیٰ اور عیسائی مذہب۔صفحہ 138)
تو گویا بدھ مخطوطات میں حضرت عیسیٰ کا ذکر اسی زبانی روایت کی تحریری صورت ہے جو قدیم بدھ مخطوطات میں درج ہے۔

اب جبکہ ثابت ہوگیا کہ واقعی یہ سکرولز موجود تھے جواب چرچ کے ذریعے غائب کروا دیئے گئے یا ہوسکتا ہے کہ لاموں نے یہ ان کو چھپا دیا ہو اب یہ سوال باقی رہتا ہے کہ کیا نکولس نے جو حالات اپنی کتاب میں لکھے ہیں کیا وہ واقعی درست ہیں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب سے قبل ہندوستان آنے کے اور پھر 29 سال کی عمر میں واپس جا کر صلیب پر فوت ہونے اور دفن ہونے کے۔اس سے قبل ہم The Unknown Life of Jesus Christ کا مختصر خلاصہ بیان کرتے ہیں۔

نکولس نوٹووچ کی کتاب کا خلاصہ: یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ایک حصے میں نکولس کے اپنے سفر کا احوال بیان کیا ہے اور دوسرے حصہ میں بدھ دستاویزات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی والے حصہ کا ترجمہ پیش کیا ہے۔
بدھ مخطوطات سے نکولس ناٹووچ نے ترتیب لگا کر جو مضمون بنایا اسے اس نے اپنی کتاب میں چودہ ابواب میں تقسیم کیا۔

باب اوّل میں شامی تاجروں کی زبانی مسیح کے صلیب دیئے جانے کا ذکر ہے۔**باب دوم** میں بنی اسرائیل پر فرعون کے مظالم اور بنی اسرائیل کے مصر سے خروج کا بیان ہے۔**باب سوم** میں بنی اسرائیل کے جاہ و جلال اور پھر تباہی کا بیان ہے۔**باب چہارم** میں مسیح کی پیدائش کا ذکر ہے۔**باب پنجم** میں مسیح کے سندھ آنے اور ہندوستان کے دیگر علاقوں میں جانے کا ذکر ہے۔**باب ششم** میں حضرت مسیحؑ کا برہمنوں سے مکالموں کا بیان ہے۔**باب ہفتم** میں بھی بت پرستوں کا مسیح کے پیرو بننے اور برہمنوں سے مزید مباحث کا ذکر ہے۔**باب ہشتم** میں مسیح کے ہندوستان سے ایران جانے اور وہاں مذہبی مباحث کا ذکر ہے **باب نہم** میں مسیح کا 29 سال کی عمر میں شام پہنچنے اور اور تین سال تبلیغ کا ذکر ہے۔**باب دہم** میں مسیح کے تبلیغی حالات اور یہودیوں کی ایذا رسانیوں کا ذکر ہے۔**باب گیارہ** میں یہودیوں کی مزید سازشوں کا ذکر ہے۔**باب بارہ** میں مسیح کے پیچھے جاسوسوں کے پھرنے کا بیان ہے۔**باب تیرہ** میں مسیح کے مختلف شہروں میں تبلیغی حالات کا بیان ہے۔**باب چودہ** میں 33 سال کی عمر میں مسیح کے صلیب دیئے جانے اور وفات کا ذکر ہے۔اس میں یہ بھی ذکر ہے کہ تیسرے دن یہودیہ کے حاکم نے مسیح کی لاش کو نکلوا کر کسی خفیہ جگہ دفن کروادیا۔اس طرح اس انجیل کے مطابق مسیح کے آسمان پر جانے کا عقیدہ بے بنیاد ہے۔

نکولس نوٹووچ کی کتاب پر تبصرہ: اب جہاں تک سوال ہے اس بات کا کہ کیا نکولس نے جو ترجمہ اپنی کتاب The Unknown Life of Jesus Christ میں ان تبتی سکرولز کا پیش کیا ہے وہ درست ہے اور کیا اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام بچپن میں ہندوستان آئے یہاں تعلیم حاصل کرتے رہے اور پھر 29 سال کی عمر میں واپس جا کر فلسطین میں تین سال تبلیغ کی اور صلیب پر وفات پا گئے۔تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ اس کے ترجمہ پر ہمیں تحفظات ہیں کہ اس نے ان مخطوطات کا ترجمہ دیانتداری سے نہیں کیا کیونکہ وہ خود اپنی کتاب میں تسلیم کرتا ہے کہ بعض واقعات مسیحؑ کے صلیب کے بعد بت پرست اور آتش پرست اقوام میں تبلیغ کے بھی آثار ملے جو اس (نکولس) کے بقول بے ربط تھے کیونکہ عیسائی عقیدہ کے مطابق حضرت مسیح صلیب پر فوت ہوگئے

تھا اس لیے صلیب کے بعد وہ انہیں اس علاقے میں لانے سے قاصر تھا تاہم پھر بھی حقائق سے مجبور ہو کر اس نے یہ اقرار کر لیا کہ صلیب کے بعد حضرت مسیح کی تبلیغ کے واقعات ضرور ان مخطوطات میں درج تھے چنانچہ وہ لکھتا ہے

The details concerning Jesus ,given in the chronicles ,are disconnected and mingled with acounts of other contemporaneous events of which they bear no relation.

The manuscrips relate to us , first of all-according to the accounts given by merchants arriving from Judea in the same year when the death of Jesus occurred- That a just man by the name of Isaa ,an Israelite ,inspite of his being acquitted twice by the judges as being a man of God, was nevertheless put to deth by the order of Pagan governer,Pilate,who feared that he might take advantage of his great popularity to reestablish the Kingdom of Israel and expel from the country its conquerors.

Then follow rather incoherent communications regarding the preachings of jesus among the Guebers and other heathens.They seem to have been written during the first year following the death of Jesus in whose career a lively and growing interest is shown.

(Nicolas Notovitch,The Unknown Life of Jesus Christ,copyrite by,G.W.Dillaingham,1890.P-227-228.)

ترجمہ:۔ ''یسوع کے متعلق تفصیلات جو وہاں مسودات میں ہیں وہ بے ربط اور باہم دوسرے ایسے واقعات کے ساتھ تضاد رکھتی ہیں جن کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں بنتا۔ مسودات ہمیں بتاتے ہیں، سب سے پہلے جس سال یسوع کی وفات ہوئی اسی سال یہودیہ سے آئے ہوئے تاجروں کی زبانی کہ ایک نیک آدمی جس کا نام عیسیٰ تھا جو ایک اسرائیلی تھا۔ خدا کا برگزیدہ بندہ ہونے کی وجہ سے قاضیوں کے دو دفعہ بری قرار دیئے جانے کے باوجود بالآخر ایک مشرک گورنر پیلاطوس کے حکم سے تختہ دار پر لٹکایا گیا، جو خوفزدہ تھا کہ عیسیٰ اپنی اچھی شہرت کی وجہ سے اسرائیل کی بادشاہت دوبارہ قائم کرنے میں کامیاب نہ ہو جائے اور پھر اس ملک کے حکمرانوں کو ملک سے باہر نہ نکال دے۔

بعد ازاں (یعنی اس وفات کے واقعہ کے بعد) آتش پرستوں اور بت پرستوں کے درمیان یسوع کی تبلیغ کے بے ربط واقعات کا بیان ملتا ہے۔ (نکولس کے بقول) یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے یہ واقعات عیسیٰ کی وفات کے بعد پہلے سال میں لکھے گئے ہوں جس کی زندگی کے بارے میں ایک زندہ اور بڑھتا ہوا جوش دکھایا گیا ہے۔''

کیونکہ نکولس عیسائی تھا اور ان صلیب کے بعد والے واقعات کو اس نے بڑی مہارت سے اپنے عقیدہ کے مطابق کرنے کے لئے صلیب سے پہلے کا لکھ دیا۔ نکولس نہ صرف عیسائی تھا بلکہ اس سے قبل وہ یہودی تھا اور بعض سیاسی حالات کی وجہ سے عیسائیت میں آیا تھا اور اس کے اس ترجمے میں یہودی جھلک زیادہ نظر آتی ہے کہ جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے کہ یہودی قاضیوں نے تو مسیح کو بری کر دیا تھا لیکن پیلاطوس نے زبردستی مسیح کو صلیب دے دی اور مسیح کی لاش کو نکال کر کسی اور جگہ دفن کروا دیا۔ اس کے ان بیانات سے واضح ہوتا ہے کہ وہ یہود کو مسیح کے صلیب دلوانے کے الزام سے بچانا چاہتا ہے اور عام عیسائی عقیدہ کے برخلاف یہ عقیدہ پیش کرتا ہے مسیح آسمان پر جانے کی بجائے زمین میں دفن ہیں۔ دوسرا اناجیل میں کیونکہ مسیح کے بچپن کا زیادہ تذکرہ نہیں ہے اور پیدائش کے واقعات کے بعد دوبارہ تیس سال کی عمر میں مسیح اناجیل میں ظاہر ہوتے ہیں اور نکولس کے پاس یہ اچھا موقع آ گیا کہ ثابت کر دے کہ یہ بچپن کا عرصہ مسیح نے ہندوستان میں گزارا۔ اس طرح اس کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ اس نے یہودی اور عیسائی عقیدہ کے مطابق واقعات کو توڑ مروڑ

کر پیش کیا ہے اور وہ اقرار بھی کرتا ہے کہ واقعات بے جوڑ تھے یعنی اس کے مطابق ٹھیک ترتیب سے نہیں تھے تو اس نے ان واقعات کو زمانی ترتیب لگا کر درست کر دیا جس کا ذکر وہ اپنی کتاب میں اس طرح کرتا ہے۔

I have arranged the fragments concerning the life of Issa in chronological order and have taken pains to impress upon them the character of unity in which they were absolutily lacking .

(Nicolas Notovitch,The Unknown Life of Jesus Christ,copyrite by,G.W.Dillaingham,1890.P .229)

ترجمہ:۔ ’’میں نے عیسیٰ کی زندگی کے متعلق ملنے والے بے ربط دستاویزات کو بلحاظ زمانہ ترتیب دیا ہے اور ان کے باہمی ربط کے لیے جو اس سے پہلے مفقود تھا، سخت محنت کی ہے۔‘‘

حضرت مسیح کی واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان آمد: اس خود ساختہ ترتیب کے متعلق پیام شاہجہانپوری صاحب لکھتے ہیں:

’’اس تاریخی ترتیب کا سہارا لے کر مسٹر نا توو چ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعات کو اپنے تیار کردہ خاکے کے مطابق آگے پیچھے کرنے کا جواز پیدا کر لیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنی ذہنی کشمکش سے ہمیں آگاہ بھی کر دیا اور لکھ دیا کہ بدھ لاماؤں کی دستاویزات میں یہ ضرور درج ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح نے آتش پرست اور بت پرست اقوام میں جا کر تبلیغ کی تھی مگر ان کے خیال میں اس واقعہ کا تعلق صلیب سے پہلے کے دور سے ہے بعد کے دور سے نہیں کیونکہ کوئی شخص فوت ہونے کے بعد دنیا میں تبلیغ کرنے نہیں آتا مسٹر نا توو چ ان باتوں کو بے جوڑ قرار دیتے ہیں اور لفظ incoherent استعمال کرتے ہیں (جس کے معنی عدم مطابقت) اس لئے انہوں نے ان میں مطابقت پیدا کر دی۔

بدھ لاماؤں کی دستاویزات کہتی ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے آتش پرست اور بت پرست اقوام میں واقعہ صلیب کے بعد تبلیغ کی تھی، نوٹو وچ لکھتے ہیں کہ میں نے یہ واقعہ حضرت مسیح کی ابتدائی زندگی کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ اس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ واقعہ صلیب کے بعد یہ ممکن نہیں کیونکہ حضرت مسیح تو اس وقت دنیا سے جا چکے تھے۔ گویا مسٹر نوٹو وچ نے خود اعتراف کر لیا کہ بدھ لاماؤں کی دستاویز میں یہ اطلاع درج ضرور ہے کہ مسیح نے واقعہ صلیب کے بعد ابتدائی برسوں میں آتش پرست اور بت پرست اقوام میں جا کر تبلیغ کی تھی مگر مسٹر نوٹو وچ اسے درست نہیں سمجھتے حالانکہ واقعہ صلیب سے پہلے جناب مسیح کا ایران، ہندوستان یا چین جانا ثابت ہی نہیں ہوتا، خود مسٹر نوٹو وچ اعتراف کرتے ہیں کہ بدھ لاماؤں کی دستاویزات میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح نے آتش پرست اور بت پرست اقوام میں تبلیغ واقعہ صلیب کے بعد کے ابتدائی برسوں میں کی تھی۔

پیام صاحب مزید لکھتے ہیں۔

اب ایک سوال حل طلب رہ جاتا ہے کہ حضرت مسیح نے واقعہ صلیب سے بعد جن دو اقوام میں تبلیغ کی وہ کہاں آباد تھیں؟ مسٹر نوٹو وچ کی کتاب میں ان اقوام کے لیے دو لفظ استعمال کئے گئے ہیں ایک "GUEBERS" یعنی آتش پرست جو دراصل فارسی لفظ ’’گبر‘‘ کی انگریزی شکل ہے۔ دوسرا لفظ "PAGANS" ہے جس کے معنی ہیں ’غیر اہل کتاب‘ یعنی ایسے لوگ جو اہل کتاب نہ ہوں بلکہ مظاہر پرست، مشرک اور بت پرست ہوں۔

سب جانتے ہیں کہ آتش پرست جنہیں پارسی بھی کہتے ہیں ایران میں آباد تھے۔گویا حضرت مسیحؑ واقعہ صلیب کے بعد ابتدائی برسوں میں ایران تشریف لے گئے تھے۔اور وہاں آباد آتش پرستوں کو تبلیغ کی تھی۔

دوسری قوم جسے حضرت مسیحؑ نے صلیب کے بعد تبلیغ کی وہ مظاہر پرست،مشرک اور بت پرست تھی۔ یہ لوگ ایران سے متصل ملک ہندوستان میں آباد تھے جن کے بتوں کی تعداد لاکھوں بلکہ کروڑوں تک بیان کی جاتی ہے گویا دنیا کی سب سے بڑی بت پرست قوم ہندوستان میں آباد تھی۔بدھ لاماؤں کی دستاویز اور خود مسٹر نوٹووچ کی کتاب کی رو سے حضرت مسیحؑ ایران سے ہندوستان تشریف لائے اور یہاں آباد بت پرستوں میں تبلیغ کی جو دراصل ایران کے آتش پرستوں کی طرح بنی اسرائیل تھے مگر ہندوستان میں آباد بت پرستوں کے زیر اثر بت پرست بن گئے تھے۔یہ وہی لوگ تھے جنہیں حضرت مسیحؑ نے اڑیسہ،بنارس اور ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں دین کی دعوت دی تھی۔

پس ان شواہد سے ثابت ہوجاتا ہے کہ حضرت مسیحؑ ابتدائی عمر میں ایران،ہندوستان اور چین تشریف نہیں لائے بلکہ واقعہ صلیب کے بعد آپؑ نے یہ سفر اختیار کیا اور ان اطراف میں یہی ان کا پہلا اور آخری سفر تھا۔

(مسیح کی گم شدہ زندگی از پیام شاہ جہانپوری۔ادارہ تاریخ وتحقیق۔این ۲۳ عوامی فلیٹس۔ریواز گارڈن۔لاہور۔

سن اشاعت 1992۔صفحہ 130۔131)

اس کے علاوہ کشمیر سے ملنے والے دیگر تاریخی ثبوت بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ مسیح بچپن میں نہیں بلکہ واقعہ صلیب کے بعد کشمیر آئے۔ان میں ہندو کتاب بھوشیہ مہا پران شامل ہے جس میں مسیح کے ساتھ کشمیر کے ایک راجہ کا مکالمہ ہے اس میں مطلقاً صلیب سے پہلے آنے کا کوئی ذکر نہیں۔کشمیر کی دیگر فارسی تواریخ جن میں یوز آسف پیغمبر کا تذکرہ ہے ان میں بھی یوز آسف کے اس علاقے میں باہر سے آکر نبوت کرنے کا ذکر ہے بچپن میں آنے کا کوئی ذکر نہیں۔

مکرم ومحترم شیخ عبدالقادر صاحب محقق عیسائیت اس کے متعلق بیان کرتے ہیں۔

ہندوستان اور تبت میں دو قسم کی روایات مشہور تھیں۔ایک تو یہ کہ حضرت مسیح بچپن میں یہاں آئے اور دوسری یہ کہ واقعہ صلیب کے بعد یہاں آئے۔بھوشیہ پران (جو ہندوؤں کی ایک مقدس کتاب ہے) میں حضرت مسیحؑ کا مکالمہ راجہ شالباہن سے درج ہے۔اس میں بچپن میں آمد کا مطلقاً ذکر نہیں۔بلکہ یہ لکھا ہے کہ نبوت کے بعد جب دشمنوں نے عرصہ حیات تنگ کر دیا تو عیسیٰ مسیح اپنے وطن سے ہجرت کر کے ہمالیہ دیش میں آگئے۔

بھوشیہ پران میں چونکہ حضرت مسیحؑ کا اپنا مکالمہ درج ہے جو کہ (کشمیر کے ایک راجہ) راجہ شالباہن سے ہوا۔آپ نے اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ میں یہاں بچپن میں آیا تھا بلکہ بعثت کے بعد ہجرت کا ذکر کیا ہے اس لئے بچپن میں آمد والی روایت صحیح نہیں ہوسکتی۔

(تبت کی خانقاہوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کی نامعلوم زندگی کے حالات از جناب شیخ عبدالقادر صاحب لاہور۔

ماہنامہ ''الفرقان'' ربوہ مارچ 1963ء)

بہر حال نا ٹووچ نے ان تبتی مخطوطات کا ترجمہ خالصۃً محققانہ ذہن سے نہیں کیا بلکہ اپنے عقیدے کے مطابق کیا اور اس میں بہت بڑی تبدیلی اپنے عقیدے کے مطابق کردی کہ واقعہ صلیب کے بعد کے واقعات کو واقعہ صلیب سے پہلے بیان کر دیا اور خود واقعات کو ترتیب دی۔دیانتداری کا تقاضا تھا کہ جو کچھ اس نے وہاں سنا یا پڑھا اس کو من وعن بیان کر دیتا لیکن اس کا عقیدہ اس کے آڑے آگیا۔نا صرف عیسائی

عقیدہ بلکہ زیادہ اثر یہودی عقیدے کا اس کے ترجمے میں نظر آتا ہے۔ تاہم پھر بھی اس نے اس بات کا اظہار کر دیا کہ مجھے وہاں واقعہ صلیب کے بعد کے واقعات بھی ملے ہیں۔ اس کے اس بیان سے کم از کم اتنا تو معلوم ہو گیا کہ ان سکرولز میں حضرت عیسیٰؑ کی صلیب کے بعد کی زندگی کے واقعات بھی درج تھے اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق پر بھی مزید روشنی پڑتی ہے اور اس بارے میں اعتراض کرنے والے اگر اس انجیل کو تفصیل سے پڑھ لیتے تو شاید یہ اعتراض پیدا نہ ہوتا کیونکہ خود مصنف کہتا ہے کہ صلیب کے بعد کے واقعات بھی ان سکرولز میں درج تھے جن کو میں نے خود ترتیب لگا کر صلیب سے پہلے کے واقعات بنا دیا۔

رہی دوسری بات کہ پھر ان مخطوطات میں صلیب سے پہلے کے واقعات بھی تو ملتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بدھ لوگوں کا افتراء ہے کہ جب ان کے ہاں حضرت مسیح کے ہندوستان، کشمیر، تبت آنے کے واقعات مشہور تھے تو انہوں نے ان واقعات کو بچپن کے واقعات بنا دیا تا کہ یہ ثابت کیا جائے کہ حضرت مسیح ان سے تعلیم حاصل کرنے ہندوستان کی طرف آئے تھے کیونکہ بدھ علماء یہ تسلیم نہیں کر سکتے تھے کہ حضرت بدھ کے بعد کوئی ریفارمر باہر سے اس خطے میں آئے اور ان کو تعلیم دے۔ اس لیے یہ ممکن ہے کہ بعد کے بدھ علماء نے حضرت مسیح کی ہجرت از طرف ہندوستان کو محض تعصب کی بناء پر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ عیسائیت دراصل بدھ مذہب ہی کی ایک شاخ ہے اور حضرت مسیح نے بدھ کی تعلیم سے استفادہ کیا تھا۔ احساسِ برتری کے باعث بدھ لاماؤں نے مسیح کو بدھ مذہب کا ایک شاگرد ظاہر کیا اور یہ مشہور کر دیا کہ مسیح بچپن میں اس خطے میں تعلیم حاصل کرنے آئے تھے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان مخطوطات کا جب تبتی میں ترجمہ ہوا تو اس وقت کے بدھ علماء نے حضرت مسیح کے واقعات میں ردوبدل کر دیا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی کتب میں حضرت مسیح کے صلیب سے پہلے آنے کے نظریے کی تردید کی ہے۔

چنانچہ آپؑ اپنی کتاب ''راز حقیقت'' میں فرماتے ہیں:۔

''اور بدھ مذہب کی کتابوں میں جو انکے (حضرت مسیح) ان ملکوں میں آنے کا ذکر لکھا گیا ہے اس کا وہ سبب نہیں جو لا مے بیان کرتے ہیں یعنی یہ کہ انہوں نے گوتم بدھ کی تعلیم استفادہ کے طور پر پائی تھی ایسا کہنا ایک شرارت ہے بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ جبکہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو واقعہ صلیب سے نجات بخشی تو انہوں نے بعد اس کے اُس ملک میں رہنا قرین مصلحت نہ سمجھا اور جس طرح قریش کے انتہائی درجہ ظلم کے وقت یعنی جبکہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے قتل کا ارادہ کیا تھا آنحضرت ﷺ نے اپنے ملک سے ہجرت فرمائی تھی اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں کے انتہائی ظلم کے وقت یعنی قتل کے ارادہ کے وقت ہجرت فرمائی اور چونکہ بنی اسرائیل بخت النصر کے حادثہ میں متفرق ہو کر بلاد ہند، کشمیر، اور تبت اور ہزارا اور چین کی طرف چلے آئے تھے اس لئے حضرت مسیح علیہ السلام نے ان ہی ملکوں کی طرف ہجرت کرنا ضروری سمجھا۔'' (راز حقیقت۔ روحانی خزائن جلد 14۔ صفحہ 162 بقیہ حاشیہ)

اپنی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' میں حضرت مسیح موعودؑ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''یہ بات ہرگز صحیح نہیں ہے کہ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے پہلے ہندوستان کی طرف آئے تھے اور نہ اس وقت کوئی ضرورت اس سفر کی پیش آئی تھی بلکہ یہ ضرورت اس وقت پیش آئی جب کہ بلاد شام کے یہودیوں نے حضرت مسیح کو قبول نہ کیا اور انکو اپنے زعم میں صلیب دے دیا جس سے خدائے تعالیٰ کی باریک حکمت عملی نے حضرت مسیح کو بچا لیا۔ تب وہ اس ملک کے یہودیوں کے ساتھ حق تبلیغ اور ہمدردی ختم کر چکے اور بباعث اس بدی کے ان یہودیوں کے دل ایسے سخت ہو گئے کہ وہ اس لائق نہ رہے کہ سچائی کو

قبول کرلیں ۔اس وقت حضرت مسیح علیہ السلام نے خدا ئے تعالیٰ سے یہ اطلاع پا کر کہ یہودیوں کے دس گمشدہ فرقے ہندوستان کی طرف آ گئے ہیں ان ملکوں کی طرف قصد کیا۔'' (مسیح ہندوستان میں ۔روحانی خزائن جلد 15۔ص 75)

حضرت مسیح علیہ السلام کوبچپن میں ہندوستان لانے والے محققین کواس وجہ سے بھی دھوکہ لگا کہ بدھ ازم اور مسیحیت میں بہت مشابہت ہے اور مسیح کی تعلیم اور بدھ کی تعلیم میں بھی مشابہت ہے۔حضرت بدھ علیہ السلام کیونکہ حضرت مسیح سے پہلے گزرے ہیں اس وجہ سے محققین نے خیال کیا کہ یہ تعلیم میں مشابہت ضرور اس وجہ سے پیدا ہوئی کہ مسیح ہندوستان کی طرف بچپن میں آئے ہوں گے اور تعلیم حاصل کر کے فلسطین واپس چلے گئے ۔اور کیونکہ وہ یہاں سے تعلیم حاصل کر کے گئے تھے اس لیے بدھ کے خیالات اورنظریات کی جھلک مسیح کی تعلیم میں نظر آتی ہے۔اورنکولس کی کتاب نے ان لوگوں کے اس مفروضے کو اور بھی تقویت بخشی۔

ایک اور غلطی کی اصلاح: اس نظریے کو پیش کرنے میں بعض وہ محققین بھی شامل ہو گئے جو اس بات کو مانتے ہیں کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ بچ کر ہندوستان کی طرف آ گئے تھے۔اور اس طرح مسیح کے دوبارہ ہندوستان کی طرف آنے کا نظریہ قائم ہو گیا یعنی ایک بار بچپن میں اور دوسری بار واقعہ صلیب کے بعد۔یہ نظریہ رکھنے والے محققین میں سرفہرست خواجہ نذیر احمد صاحب ہیں ۔اس کے علاوہ انڈریاس فابر قیصر ،فدا حسنین اور عزیز کشمیری وغیرہ شامل ہیں ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' ایسے محققین کی جو پہلی صدی عیسوی میں بدھ ازم کو مسیح کے ذریعے ہندوستان سے فلسطین لے کر جاتے ہیں یا اس بارے میں پریشان ہیں کہ بدھ کی تعلیم مسیحیت کی تعلیم میں کیسے شامل ہو گئی ،راہنمائی فرمائی ہے کہ بدھ علیہ السلام کی تعلیم میں ان کے بعد اس خطے یعنی ہندوستان میں مثیل ماحی ایک ریفارمر کے آنے کی پیشگوئی تھی ۔چنانچہ جب مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد اس خطے میں آئے تو بدھ لوگوں نے ان کو ایک بدھ کے روپ میں قبول کرلیا اور اس وقت تک بدھ مت کی تعلیم تحریری شکل میں نہیں آئی تھی ۔بدھ مت کی تعلیم تحریری شکل میں مسیح کے بعد آئی اور اس طرح مسیح کے واقعات اور تعلیم میں سے بعض حصے کو بدھ کے واقعات اور تعلیم میں شامل کر دیا گیا۔اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان محققوں کی اس انداز میں راہنمائی فرمائی ہے کہ بجائے اس کے کہ بدھ مت کو ہندوستان سے فلسطین لیکر جاؤ اس کی بجائے مسیح کے قدموں کو کشمیر ،تبت اور لداخ میں تلاش کرو تو تم پر واضح ہو جائے گا کہ مسیح ان ملکوں میں آ کر ان علاقوں کے مذاہب پر اثر انداز ہوئے نہ کہ ان مذاہب نے مسیحیت کو متاثر کیا۔

چنانچہ آپ علیہ السلام ''مسیح ہندوستان میں'' میں فرماتے ہیں۔

''اور بدھ مذہب کی کتابوں میں جو یہ لکھا گیا کہ یسوع بدھ کا شاگرد تھا تو یہ تحریر اس قوم کے علماء کی ایک پرانی عادت کے موافق ہے کہ پیچھے آنے والے صاحبِ کمال کو گزشتہ صاحبِ کمال کا مرید خیال کرتے ہیں۔علاوہ اس کے جبکہ حضرت مسیح کی تعلیم اور بدھ کی تعلیم میں نہایت شدید مشابہت ہے جیسا کہ بیان ہو چکا تو پھر اس لحاظ سے کہ بدھ حضرت مسیح سے پہلے گزر چکا ہے۔بدھ اور مسیح میں پیری اور مریدی کا رابطہ دینا بیجا خیال نہیں ہے گو طریقِ ادب سے دور ہے۔لیکن ہم یورپ کے محققوں کی اس طرز تحقیق کو ہرگز پسند نہیں کر سکتے کہ وہ اس بات کی تفتیش میں ہیں کہ کسی طرح یہ پتہ لگ جائے کہ بدھ مذہب مسیح کے زمانے میں فلسطین پہنچ گیا تھا۔مجھے افسوس آتا ہے کہ جس حالت میں بدھ مذہب کی پرانی کتابوں میں حضرت مسیح کا نام اور ذکر موجود ہے تو کیوں یہ محقق ایسی ٹیڑھی راہ اختیار کرتے ہیں کہ فلسطین میں بدھ مذہب کا

نشان ڈھونڈتے ہیں اور کیوں وہ حضرت مسیح کے قدم مبارک کو نیپال اور تبت اور کشمیر کے پہاڑوں میں تلاش نہیں کرتے۔''

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 86)

اب یہ سکرولز نمس کے بدھ مندر سے غائب ہیں خواہ چرچ نے ضائع کروادیئے ہوں یا بدھوں نے خود حفاظت کے لئے ان کو چھپادیا ہو۔ بہرحال ان سکرولز کی تلاش ہمیں کرنی چاہیے تاکہ مزید حقائق سامنے آسکیں کیونکہ نکولس کا ترجمہ قابل اعتبار نہیں جس کا ثبوت خود اس کی کتاب میں موجود ہے۔ دوسرا حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے جو خط پیش کیا ہے اس کے مطابق بھی اصل مخطوطات اور نکولس کے ترجمہ میں بڑا فرق تھا۔ تاہم جب تک یہ مخطوطات اپنی اصل شکل میں سامنے نہیں آتے اس وقت حتمی طور پر ان کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ یہ بدھ مخطوطات صرف ہمس کے گونپے میں ہی نہ تھے بلکہ اصل مخطوطات پالی زبان میں تھے جو لاسہ (تبت) میں تھے جن کی کاپیاں کرکے مختلف بدھ مندروں میں رکھوائی گئیں تھیں جس کا ذکر خود نکولس اپنی کتاب میں اس علاقے کے لاموں کے بیانات کے حوالہ سے کرتا ہے۔ اس لئے اب ضرورت اس امر کی ہے کہ لداخ، تبت اور نیپال کے قدیم اور بڑے بڑے بدھ مندروں کی لائبریریوں میں ان کو تلاش کیا جائے اور ساتھ بعض قدیم گونپوں میں کتابیں دفن کرنے کا بھی رواج تھا ان گونپوں کو پتا چلا کر پرانی کتابوں کو نکالنے کی کوشش کرنی چاہیے تو عین ممکن ہے کہ کہیں سے یہ سکرولز یا ان سے ملتے جلتے دوسرے کچھ شواہد ایسے مل جائیں جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی مابعد ہجرت پر مزید روشنی پڑتی ہو۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی زندگی میں یہ کام کروانا چاہتے تھے اور حضورؑ نے ایک قافلہ (وفد) اس تحقیق کے لئے تیار کروایا تھا اور ان کو پالی زبان کی بدھ کتب دیکھنے کا ارشاد فرمایا اور دیگر نصائح بھی فرمائیں۔

چنانچہ اس تحقیقی وفد کے متعلق بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''ان تمام امور کی مزید تحقیقات کے لئے ہماری جماعت میں سے ایک علمی تفتیش کا قافلہ تیار ہو رہا ہے جس کے پیشرو اخویم مولوی حکیم حاجی حرمین نورالدین صاحب سلمہ ربہ قرار پائے ہیں۔ یہ قافلہ اس کھوج اور تفتیش کے لئے مختلف ملکوں میں پھرے گا اور ان سرگرم دیداروں کا کام ہوگا کہ پالی زبان کی کتابوں کو بھی دیکھیں کیونکہ یہ بھی پتا لگا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس نواح میں بھی اپنی گم شدہ بھیڑوں کی تلاش میں گئے تھے لیکن بہرحال کشمیر میں جانا اور پھر تبت میں جا کر بدھ مذہب کی پستکوں سے یہ تمام پتہ لگانا اس جماعت کا فرض منصبی ہوگا۔ اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور نے ان تمام اخراجات کو اپنے ذمہ قبول کیا ہے۔ لیکن اگر یہ سفر جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے بنارس اور نیپال اور مدراس اور سوات اور کشمیر اور تبت وغیرہ ممالک تک کیا جائے جہاں جہاں حضرت مسیح علیہ السلام کی بود و باش کا پتہ ملا ہے تو کچھ شک نہیں کہ یہ بڑے اخراجات کا کام ہے اور امید کی جاتی ہے کہ بہرحال اللہ تعالیٰ اس کو انجام دیگا۔''

(راز حقیقت۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 163 بقیہ حاشیہ)

یہ قافلہ بعض وجوہات کی بناپر نہ جاسکا اور ابھی تحقیق کا یہ میدان خالی ہے۔ یعنی کشمیر، سوات، لداخ، تبت، بنارس نیپال وغیرہ ممالک میں جا کر پرانے بدھ گونپے دیکھے جائیں اور پالی زبان کی قدیم کتب کو دیکھا جائے نیز قدیم تبتی کتب کو بھی دیکھا جائے۔ اور اس کام کے لیے پالی اور تبتی زبان کے ماہرین کی ضرورت ہے۔ ان شاءاللہ کسی نہ کسی کو یہ توفیق ضرور ملے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو انجام دیگا اور مزید شواہد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہجرت کے سامنے آسکیں گے۔

انٹرویو سید احمد سعید کرمانی صاحب

(مرسلہ: مکرم اقبال حیدر یوسفی صاحب کراچی)

سید احمد سعید کرمانی صاحب 1923ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ لاہور ہی میں تعلیم حاصل کی۔ پولیٹکل سائنس میں ایم اے اور پھر ایل ایل بی کیا۔ آپ نے مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے پلیٹ فارم سے قیام پاکستان کے لئے بھرپور جدوجہد کی۔ 1951ء میں پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ 1966ء سے 1969ء تک مغربی پاکستان میں وزیر خزانہ، وزیر اطلاعات وغیرہ رہے۔ بھٹو صاحب کے دور حکومت میں مصر میں سفیر رہے۔ سید احمد سعید کرمانی صاحب کا ایک انٹرویو قومی ڈائجسٹ آزادی نمبر (صفحات 25 تا 32) اگست 2002ء میں شائع ہوا۔ اس انٹرویو کے بعض حصے ذیل میں شائع کئے جارہے ہیں جو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق اُن کی چند یادداشتوں پر مبنی ہیں۔

◈ قائداعظم نے چوہدری ظفر اللہ خان کو خاص طور پر بھوپال سے بلوایا باؤنڈری کمشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کے لئے۔

▣ قائداعظم مردم شناس بہت تھے۔ وہ جانتے تھے کہ کس کام کے لیے کون موزوں ہے۔ غلط آدمی کو نہیں چنتے تھے۔۔۔

قائداعظم نے رائٹ مین فار رائٹ جاب چنا۔ ظفر اللہ خان کی چوائس بھی قائداعظم کی تھی۔ ظفر اللہ خان قیام پاکستان کے موقع پر نواب آف بھوپال کے آئینی مشیر تھے۔ قائداعظم نے بلایا کہ آپ باؤنڈری کمیشن کے آگے مسلم لیگ کا کیس آرگو کریں۔ وہاں سے اچھی خاصی تنخواہ اور مراعات چھوڑ کر آ گئے۔ مطلب یہ کہ قائداعظم کو اللہ تعالیٰ نے مردم شناسی دی تھی۔

◈ اس زمانے میں چوہدری صاحب سے آپ کا رابطہ کس طرح ہوا کیونکہ چوہدری صاحب نے اس سلسلہ میں آپ کی دوڑ دھوپ کا ذکر کیا ہے؟

▣ میں نیا نیا وکیل ہوا تھا مجھے ظفر اللہ خان کے پاس لے گئے ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین بیرسٹر بڑے نامور آدمی تھے۔ مجھے خود ناظم الدین نے کہا لندن میں جو ہندوستان کا ایک نوجوان غیر معمولی صحت والا شراب اور عورت کے قریب نہیں گیا۔ وہ خلیفہ شجاع الدین تھا۔

دراصل فضل حسین کو وائسرائے نے کہا آپ بیمار ہو گئے ہیں مجھے پنجاب میں سے کوئی مسلمان Suggest (تجویز) کریں۔ یہ وائسرائے نے کہا (میاں) فضل حسین سے۔ وہ بیمار ہو کر لاہور آ گئے تھے۔ انہوں نے کہا فیروز خان نون۔ اس نے کہا، نو۔ سر شہاب الدین، نو۔ سر سکندر، نو، سر شہاب الدین نو۔ وائسرائے نے کہا آپ ہائی کورٹ بار

سے کوئی نام دیں۔فضل حسین نے کہا۔دو ہی بندے ہیں بار میں۔ایک ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین، دوسرے چوہدری ظفر اللہ خان۔شجاع الدین کا نام میں اس لئے ریکمنڈ نہیں کرتا کہ اس نے دو دفعہ میری پبلکلی بے عزتی کی میٹنگوں میں۔ انہوں نے ظفر اللہ خان کا نام ریکمنڈ کر دیا۔پھر انہوں نے اپنے چوائس کا جواز پیش کیا۔

◈ بونڈری کمیشن کے سلسلے میں ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین آپ کو چوہدری ظفر اللہ خان کے پاس لے گئے۔

▣ خلیفہ شجاع الدین مجھے ان کے پاس لے گئے۔میں نے دیکھا وہ تو جٹ بوٹ آدمی ہیں۔پنجابی بول رہے ہیں۔ ''کدوں آئے ساؤ''۔''کدوں جاؤں گے''۔مجھے یاد ہے شہر میں کرفیو لگا تھا۔پاس ہمیں ملا تھا۔میں رات کے وقت دیر سے آیا۔میری والدہ مرحومہ امرتسر کی تھیں۔ہم اپنی والدہ کو آپو کہتے تھے۔میں نے آ کے والدہ سے کہا، آپو، قائداعظم بڑے دانا آدمی ہیں، وہ ظفر اللہ خان، ایک جٹ بوٹ آدمی کو لے آئے ہیں۔

◈ باؤنڈری کمیشن کے سامنے بحث کرنے کے لئے۔

▣ بحث کرنے کے لئے میری ماں سکتے ہیں آ گئیں وہ کہنے لگیں اتنے سمجھدار آدمی قائداعظم اور وہ اس قدر غلط آدمی کو لے آئے ہیں۔میری والدہ ساری رات نفل پڑھتی رہیں کہ امرتسر پاکستان میں آ جائے۔میرے نانا مرحوم وہاں کے تھے۔صبح میں ناشتہ کر کے سائیکل پر بیٹھا۔اور سر مراتب علی کی کوٹھی (ڈیوس روڈ) پہنچ گیا ظفر اللہ خان کی کار میں بھی بیٹھ گیا۔انہوں نے دو باتیں عجیب کیں۔ایک تو جس گاڑی میں جا رہے تھے۔اسے ڈرائیور ہائی کورٹ کے مال روڈ والے گیٹ پر لے گیا۔

◈ ای پلومر کے سامنے والا۔

▣ ہاں ظفر اللہ خان نے کہا۔رکیں۔ڈرائیور نے گاڑی روک لی۔چوہدری صاحب نے کہا۔یہ راستہ ججوں کے لئے ہے۔ ڈرائیور کہتا ہے آپ خود جج رہے ہیں۔ظفر اللہ خان نے کہا اس وقت میں کیا ہوں۔چپ۔گاڑی کے اگلے پہیے اندر تھے پچھلے ابھی باہر تھے۔چوہدری صاحب نے ڈرائیور سے کہا۔وکیلوں کے گیٹ کی طرف لے چلیں چنانچہ وہ ادھر سے گیا۔ میں بڑا حیران ہوا کہ یہ تو بڑا با اصول آدمی ہے۔چوہدری صاحب ججوں والے گیٹ سے چلے جاتے تو کسی نے مائنڈ نہیں کرنا تھا۔عدالت میں بڑا رش تھا بڑی پولیس آگے پیچھے، فسادات بھی ہو رہے تھے نا۔ان کے پیچھے مرزا بشیر الدین محمود بیٹھے تھے۔وہ ایک غیر معمولی عالم آدمی تھا۔وہ کوئی دعا مانگ رہا تھا اور پھونکیں مار رہا تھا۔کبھی کبھی ظفر اللہ خان کو چٹ بھی دے دیتا تھا کہ یہ بات اس طرح کریں۔جسٹس دین محمد نے غصہ کیا۔ہلکا سا ڈانٹا Don't Interrupt (مداخلت نہ کریں۔) چوہدری صاحب نے غصہ کیا۔I will not argue (میں آرگو نہیں کروں گا) انہوں نے غصہ کیا کہ میرے امیر کو اس طرح کہا ہے۔چوہدری صاحب نے کہا میں کسی کو بھی کنسلٹ کر سکتا ہوں۔لو جی ہم مسلمانوں کے چہرے اتر گئے کہ یہ دونوں ہی آپس میں لڑ پڑے ہیں ظفر اللہ خان اور دین محمد کو خدا نے سمجھ دے دی، کہا، کہ میرا خیال تھا کہ آپ کو کوئی انٹرپٹ نہ کرے۔آپ میری بات بھول جائیں۔ہم کارروائی آگے بڑھاتے ہیں۔

دین محمد بڑا کھڑپینچ جج تھا۔ گوجرانوالہ کا کشمیری پہلوان۔ جب دین محمد apologetic (معذرت خواہ) ہوا پھر چوہدری صاحب نے دلائل دینا شروع کئے۔

منیر صاحب میں نے کہا یا اللہ یہ کیا بول رہا ہے؟ یہ کہاں سے خطابت آ گئی ہے۔ کوئی الفاظ تھے کوئی باتیں تھیں بیان سے باہر۔

مصور تیرے ہاتھوں کی بلائیں لے لوں

چوہدری صاحب اس طرح چلے ہیں جس طرح دریا کی لہریں مستی میں اٹھکیلیاں کرتے ہوئے جاری ہیں۔ کوئی Language (زبان) اس شخص نے بولی۔ کوئی فلو تھا، کوئی الفاظ کی شوکت تھی، کوئی معنوں میں گہرائی تھی، ہائے ہائے، بہر حال، میں اس پر کتاب لکھ سکتا ہوں۔ میں ساڑھے پانچ بجے گھر پہنچا۔ میری والدہ مرحومہ میرا انتظار کر رہی تھیں۔ کہنے لگیں، پتہ کیا بنا ہے؟ میں نے کہا، آپو ظفر اللہ خان نے کمال کر دیا، کہنے لگیں کل تو نے میری جان نکال دی تھی، یہ کہہ کر کہ ظفر اللہ تو جٹ بوٹ آدمی ہے۔ میں نے کہا، آپو انہوں نے بڑا کمال کیا ہے۔ پھر میری ماں نے فٹافٹ سجدہ کیا کہ شکر ہے، میرے بیٹے کی کل کی اطلاع غلط ثابت ہوئی ہے۔ میں غمگین تھی کہ کیا بنے گا۔ چوہدری صاحب جو پھر بحث کی ایڈووکیسی کی ہسٹری میں، انڈیا کی نہیں، انگلینڈ کی نہیں، امریکہ کی نہیں، پوری دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں۔ آپ نہ مانیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں اور سیتل واڈ جو بعد میں انڈیا کا اٹارنی جنرل بنا، وہ انڈیا کی طرف سے پیش ہو رہا تھا۔ کانگریس کی طرف سے اس نے کہا اگر اس مقدمہ کا فیصلہ دلائل کی بنیاد پر ہوتا ہے تو ظفر اللہ خان جیت چکے ہیں۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ اس سے اچھے آرگومینٹس مسلم انڈیا کی طرف سے کوئی پیش کر سکتا ہے۔ سیتل واڈ نے ٹریبوٹ (خراج) پیش کیا اوپن کورٹ میں۔ وہ تو پھر انگریز نے بدمعاشی کی نا، ریڈکلف نے جو ایوارڈ دیا۔

میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ ظفر اللہ نے کمال کر دیا۔ اس قدر سمپل آدمی، دوپہر ہوئی تو کہنے لگے کہ کھانے کے لئے چلیں چوہدری صاحب سیخ کباب کے بڑے شوقین تھے۔ کہنے لگے اگر مراتب علی کے گھر گئے تو وہ دور ہے۔ انارکلی چلتے ہیں انارکلی چوک میں مسلمان کبابیہ تھا۔ وہاں گاڑی میں بیٹھ کر کباب کھائے ساتھ نان۔ ہاتھ بھی صحیح طرح صاف نہیں ہوئے کہنے لگے اب واپس چلتے ہیں بحث ہونی ہے۔

ظفر اللہ خان کی یادداشت بہت زبردست تھی۔ انھیں یہ بھی پتہ تھا، لاہور سے بمبئی تک کون کون سے اسٹیشن آتے ہیں۔ وہ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ دیکھو اس کا مسلک جو بھی تھا، وہ ایک الگ چیز ہے۔

◈ وہ ان کا ذاتی معاملہ تھا؟

▣ وہ سیپریٹ شو ہے لیکن وہ بڑا گریٹ آدمی تھا۔

......کسی نے کہا کہ کرمانی تو تو احمدی نہیں؟ میں نے کہا، بات یہ ہے کہ میں اگر سہگل کی گائیکی کی تعریف کروں اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ میں ہندو ہو گیا ہوں۔ یا میرے بچپن میں لاہور میں اے ون کارپینٹر سکھ ہوتے تھے۔ کرسی میز بنانے کے بادشاہ تھے۔

میں کہوں کہ سردار اوتار سنگھ بڑی اچھی کرسی بناتا ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں نے سکھ مت قبول کرلیا۔ میں نے تو اس کے فن کی تعریف کی ہے۔ اسی طرح میں چوہدری ظفر اللہ خان کے فن خطابت اور فن ایڈووکیسی کی تعریف کرتا ہوں۔

بہرحال ان کی قابلیت غیر معمولی اور ان کا کنٹری بیوشن یہ ہے کہ جب وہ پہلے روز آئے میٹنگ کی، میں اس میٹنگ میں موجود تھا۔ ممدوٹ ولا میں، چوہدری صاحب نے کہا کوئی میٹریل ہے؟ سب نے کہا ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ چوہدری صاحب نے کہا۔ اچھا پھر مجھے چھوڑ دیں ایک دن رہ گیا ہے۔ میں تیاری کروں پھر خواجہ عبدالرحیم ان لوگوں نے بڑھ چڑھ کر ان کی مدد کی اور کچھ لوگ جو ریونیو کے پی سی ایس آفیسر تھے۔ انہیں ان ضلعوں کی کچھ سمجھ تھی کہ زیرہ کہاں فیروزپور کہاں ہے، بٹالہ کہا ہے، پٹھان کوٹ کہاں ہے۔ وہ لوگ اکٹھے ہوئے، بلائے گئے، وہ اجازت تھی گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے کہ آپ ہمارے اسٹاف سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ خواجہ رحیم نے ٹیلیفون کر کے بندے اکٹھے کئے انہوں نے پھر چوہدری صاحب کو بتایا، یہ آبادیاں ہیں، یہاں یہ زمین ہے، یہاں یہ پرسنٹیج ہے، زیرہ میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ فیروزپور تحصیل میں مسلمانوں کی آبادی کم ہے۔ سکھوں کی زیادہ ہے۔ سارے فیکٹس اینڈ فگرز دیئے۔

◈ چوہدری صاحب کہتے ہیں۔ خواجہ عبدالرحیم اس وقت کمشنر راولپنڈی تھے۔ وہ ان دنوں مہاجرین کے سلسلے میں لاہور آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے آبادیوں کے کچھ اعدادوشمار جمع کئے ہوئے تھے۔ وہ مجھے دے گئے شاید آپ کے کام آسکیں وہ اعدادوشمار پھر کام آئے بھی۔

▣ ہاں

◈ پٹھان کوٹ کا جو الزام لگاتے ہیں چوہدری صاحب پر؟

▣ شیخ بشیر احمد صاحب وکیل تھے احمدیوں کے پھر جج ہائی کورٹ بھی رہے، وہ احمدی جماعت لاہور کے امیر بھی تھے۔ وہ باونڈری کمیشن میں احمدیوں کی طرف سے پیش ہوئے۔ انہوں نے جم کہ سپورٹ کیا پاکستان کو۔

◈ باونڈری کمیشن کے سامنے؟

▣ ہاں۔ انہوں نے میمورنڈم پیش کیا۔ اس میں تائید کی ہوئی ہے پاکستان مومنٹ کی، اور کہا ہے کہ مسلمانوں کا یہ مطالبہ ٹھیک ہے۔ میں موجود تھا وہاں، یہ فیکٹ آف لائف ہے، کوئی مانے نہ مانے، لیکن احمدیوں نے قیام پاکستان کی تحریک کا ساتھ دیا۔ میں احمدی نہیں ہوں۔

◈ ساری دنیا کو پتہ ہے کہ آپ احمدی نہیں ہیں۔

▣ شوکت حیات کو بھیجا قائداعظم نے بھیجا تھا، دو جگہ مولانا مودودی کے پاس اور مرزا بشیر الدین محمود کے پاس۔ بشیر الدین محمود سے انہوں نے کہا کہ قائداعظم نے کہا ہے کہ آپ نے الیکشن میں کچھ آدمی کھڑے کر دیئے ہیں۔ آپ انہیں بٹھائیں۔ بشیر الدین محمود احمد نے کہا۔ قائداعظم سے کہہ دیں شام کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے سب بیٹھ جائیں

گے۔ اور انہوں نے مسلم لیگ کو سپورٹ کیا۔ جب شوکت حیات مولانا مودودی کے پاس گئے۔ پٹھان کوٹ، انہوں نے کہا جناح صاحب کی مسلمان ٹاپ کی زندگی نہیں ہے۔ داڑھی نہیں یہ نہیں وہ نہیں۔

- ◈ چوہدری صاحب کا موقف ہے کہ اگر ہم ضلع یونٹ بناتے۔
- ▣ گورنمنٹ آف پاکستان نے ڈاکومنٹس آف پارٹیشن کتاب چھاپی ہے۔
- ◈ کے ایچ خورشید نے کہا مذہبی معاملات تو چوہدری صاحب کے اپنی جگہ۔ جو باؤنڈری کمیشن کا انہوں نے باب لکھ دیا ہے وہ بالکل درست ہے۔
- ▣ اس سوال کا جواب دیں کہ آخر اس مقصد کے لیے قائد اعظم نے انھیں کیوں منتخب کیا؟
- ◈ قائد اعظم کو تو کوئی مجبور نہیں کر سکتا تھا۔
- ▣ نہیں نہیں نہیں۔ وہ تو بے تاج بادشاہ تھے مسلمانوں کے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان بڑے آدمی تھے۔ ان میں humbleness (عاجزی) بہت تھی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، وظیفہ بہت پڑھتے تھے۔ سر ظفر اللہ جیسا آدمی صدیوں کے بعد پیدا ہوگا۔ برا نہ مانیں۔ سر ظفر اللہ صدیوں کے بعد پیدا ہوگا۔ میں ان پر کتاب لکھ سکتا ہوں۔ وہ بڑا آدمی تھا۔ بہت کم لوگوں کو پتہ ہے وائسرائے آف انڈیا اقبال کو (تیسری) راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں بھیجنے کو تیار نہ تھا۔ ظفر اللہ نے وائسرائے کے ساتھ آرگو کیا۔ اور ایک بات پر انہوں نے وائسرائے کو قائل کر لیا کہ انڈیا مسلم یوتھ بڑا متاثر ہے اقبال سے۔

چوہدری صاحب راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں گئے۔ تو وہاں ایک کیس لگا تھا۔ جو انہوں نے لاہور ہائیکوٹ میں کیا تھا۔ انہیں اطلاع ملی۔ یہ چلے گئے پریوی کونسل میں پیچھے بیٹھ کر سن رہے ہیں۔ انگریز بول رہا تھا۔ چوہدری صاحب restlessness (بے چینی) محسوس کر رہے تھے۔ کسی نے ان سے وجہ پوچھی، تو چوہدری صاحب نے بتایا، یہ کیس میں نے بیرسٹر کی حیثیت سے لاہور ہائی کورٹ میں آرگو کیا ہوا ہے اور یہ اس طرح سے ہے۔ چار سال بعد بھی انہیں یاد تھا۔ کہنے لگے یہ صفحہ پڑھو، یہ صفحہ پڑھو، انگریز پاگل ہو گئے۔

- ◈ چوہدری صاحب کہتے ہیں اگر ہم ضلع کو یونٹ بناتے ہیں تو ہمیں زیادہ علاقہ انہیں دینا پڑتا۔ ہم نے تحصیل کو یونٹ بنایا اس سے ہمارا علاقہ بڑھ گیا۔ ضلع کو بناتے تو گورداسپور کی وجہ سے پٹھان کوٹ آجاتا لیکن اور بہت علاقے ہمیں چھوڑنا پڑتے کہنے لگے کشمیر کا اس وقت مسئلہ ہی نہ تھا۔
- ▣ بہر حال By all Standards he was a great man. (وہ ہر طرح سے ایک عظیم انسان تھے)۔ جب پاکستان، بھارت بن گیا ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے ابوالکلام آزاد کو ایران بھیجا، ایران کا جھکاؤ بھارت کی طرف ہو گیا۔ پھر حکومت پاکستان نے ابوالکلام آزاد کی کوششوں کو اکارت کرنے کے لئے چوہدری ظفر اللہ خان کو ایران بھیجا وہاں جو خمینی ٹاپ کا آدمی تھا کیا کہتے ہیں اسے؟

◈ آیت اللہ

▣ آیت اللہ۔ اس نے ہزار دو ہزار بندہ بلایا کھانے پر ممبرز آف پارلیمنٹ، ٹریڈرز، پروفیسرز، ڈاکٹرز، انجینئرز، سائنٹسٹس وغیرہ۔ کھانا ہو ابعد میں گانا ہوا۔ تہران جیسا شہر، میوزیشنز ایرانی، حافظ شیرازی ایرانی، اس کا کلام انہوں نے پڑھا گھنٹہ سوا گھنٹہ، آیت اللہ نے چوہدری صاحب سے کومنٹس مانگے، چوہدری صاحب جب adjective (اسم صفت) بڑے اچھے بولتے تھے۔ کہنے لگے۔ Wonderful (نہایت عمدہ) Fascinating (مسحور کن) I have enjoyed very much، (میں بہت لطف اندوز ہوا ہوں) لیکن گائیک حافظ شیرازی کی نظم میں یہ دو شعر بھول گیا ہے اور وہ دو شعر یہ ہیں۔ تہلکہ مچ گیا۔ تہران شہر ایران کا، گانے والے ایرانی، شاعر حافظ شیرازی ایرانی اور پوائنٹ آوٹ کر رہا ہے ظفر اللہ خان پاکستانی، اوئے ہوئے ہوئے۔ نمبر ٹو کسی نے کہا ظفر اللہ خان ابو الکلام آزاد جتنی عربی جانتا ہے۔ سننے والوں نے کہا۔ نان سنس، یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اس نے کہا آخری دنوں میں ظفر اللہ خان قرآن حکیم کی تفسیر لکھ رہے تھے۔ بزبان انگریزی۔ تفسیر وہ لکھ سکتا ہے قرآن کی، جسے عربی پر عبور ہو۔ Zafarullah Khan was an extra ordinary man. (ظفر اللہ خان غیر معمولی انسان تھے)

◈ انہوں نے پھر ابو الکلام آزاد کی ساری کوشش کی نفی کر دی؟

▣ جب ظفر اللہ خان کو یہاں سے نکالا ہے (وزارت سے) تو جواہر لال نہرو نے پیغام بھیجا ظفر اللہ خان کو۔ انہوں نے کہا۔ No، نہیں گئے۔

◈ قیام پاکستان کے موقعہ پر بھی انہیں پیشکش ہوئی تھی۔

▣ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ظفر اللہ خان کا Loss (ضیاع) پاکستان کا Loss بھی تھا۔ یہ عرب ورلڈ کا Loss بھی تھا۔ شاہ فیصل سعودی عرب کے وزیر خارجہ رہے ہیں. ابن سعود کے انتقال کے بعد وہ بادشاہ بنے وہ ظفر اللہ خان کے عاشق تھے۔ انہوں نے چوہدری ظفر اللہ خان کو حضورؐ کے روضہ اقدس کے اندر جانے کی اجازت دی. عام طور پر وہ اجازت نہیں دیتے۔

◈ مصر میں کیا حالت تھی؟

▣ مصر میں جب میں گیا ہوں۔ وہاں جو پرانے ڈپلومیٹ تھے۔ وہ چوہدری صاحب کے بڑے مداح تھے۔ جب یہاں احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کی پارلیمنٹ میں بحث ہو رہی تھی۔ وہاں ایمبیسی کے تہہ خانہ میں میں گیا تو دیکھا چوہدری ظفر اللہ خان کا سٹیچو (مجسمہ) پڑا تھا۔ عرب لیگ نے عرب کاز پر ان کی خدمات کی عوض دیا تھا۔ میں نے اسے دھلوایا اور اپنے آفس میں سجایا۔ میرا اسٹاف مجھے کہنے لگا، وہاں تو انہیں گالیاں پڑ رہی ہیں۔ میں نے کہا اسے میرے کمرے میں رکھیں۔ یہ پاکستان کو ٹربیوٹ ہے۔ He has also a great name is Egypt. (مصر میں بھی ان کا بڑا نام تھا)۔ پرانے ڈپلومیٹ سارے انہیں جانتے تھے۔ وہ چوہدری صاحب کی تعریف میں رطب اللسان رہتے۔ ان

کی ایک بیٹی ہی تھی آخری لمحات میں انہوں نے کئی گھنٹے اسے اپنے سینے کے ساتھ لگائے رکھا۔ وہ اپنے باپ کی سانس محسوس کررہی تھی۔ اس کے ساتھ کوئی خاص بات نہیں کر سکے۔ لاہور میں انتقال ہوا۔ ڈاکٹر جاوید اقبال اور جنرل جیلانی (تب گورنر پنجاب) ان کے جنازہ میں شامل ہوئے۔

✧ انہوں نے پڑھا جنازہ؟

✚ ہاں ہاں احمدیوں میں یہ دو تھے۔

✧ آپ کہتے ہیں شاہ فیصل چوہدری ظفر اللہ خان کے عاشق تھے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دلانے میں شاہ فیصل کا دباؤ تھا۔

✚ نہیں یہ مولویوں کے دباؤ پر۔

✧ مولویوں سے زیادہ بھٹو کی ذاتی صوابدید پر ہوگا۔ مولوی لوگ حکومتی آشیرباد کے بغیر کہاں کوئی موومنٹ چلا تے ہیں۔۔

✚ جی ہاں

✧ پروفیسر وارث میر صاحب یونیورسٹی ہاسٹل میں سپرنٹنڈنٹ بھی تھے۔ 73ء میں ربوہ سے طلبہ کی ٹرین گزر رہی تھی۔ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ہنگامہ ہوگیا لڑکوں کو مارا پیٹا گیا۔ وہیں سے اینٹی قادیانی موومنٹ کا آغاز ہوتا ہے۔ وارث میر صاحب کہتے ہیں اس ہنگامے کے دوروز قبل انہیں حکومت کا آرڈر ملا کہ ہاسٹل میں سے مرزائی طلبہ کو نکال دیں۔

✚ بھٹو بھی عجیب ہی آدمی تھے۔

✧ آپ نے کہا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد ایران گئے۔ ایران کو بھارت کی طرف مائل کرنے کے لئے، چوہدری ظفر اللہ خان مولانا آزاد کا اثر زائل کرنے کے لئے وہاں گئے۔

✚ ہاں

✧ کرآئے ختم؟

✚ ہاں

✧ مولانا آزاد خضر حیات ٹوانہ کی فیور میں یہاں بھی تو آئے تھے لاہور

✚ آئے تھے۔

✧ اس معاملہ کو بھی ختم چوہدری ظفر اللہ خان نے کیا۔ خضر حیات ٹوانہ کو قائل کیا کہ مسلم لیگ کے حق میں استعفاء دے دو۔

✚ ہاں ظفر اللہ خان لاہور آئے خضر حیات نے کہا میں وائسرائے سے ملا تھا۔ اس نے مجھے کہا ہے کہ ہم نہیں جارہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان نے خضر حیات سے کہا کہ

No, No, The Britishers are willing to transfere the power to Indians. And mind it. Don't Stand in the way of Muslim League.

(نہیں نہیں انگریز ہندوستانیوں کو اقتدار منتقل کرنے پر تیار ہیں۔ یہ بات ذہن میں رکھیں مسلم لیگ کی راہ میں رکاوٹ نہ بنیں)

آنے والے نئے منصفوں کے لئے

(کلام: مکرم ارشاد عرشی ملک صاحب۔ اسلام آباد)

ہاتھ میں ہے ہمارے دُعا کا عصا، اس نئے دور کے ساحروں کے لئے
لے کے آئیں نئی رسیاں سوٹیاں، ہے یہ پیغام جادوگروں کے لئے
شوق سے اپنے ڈھنڈورچی بھیج دو، سارے افسوں گروں کو اکٹھا کرو
کیوں ہراساں ہو تم ہار سے اس قدر، دن مقرر کرو فیصلوں کے لئے
ہاں مسیحِ محمدؐ کے چاکر ہیں ہم، پانچ پشتوں سے اس در کے نوکر ہیں ہم
ہم نے عہدِ بیعت خون دل سے لکھا، آنے والی نئی پیڑھیوں کے لئے
ہم موحد ہیں رسمی مقلّد نہیں، خود گھڑے ضابطوں کے مقیّد نہیں
ہم کو جکڑو نہ رسموں کے زندان میں، یہ تو تنکے ہیں ہم سرپھروں کے لئے
صرف جُبے عمامے ہیں مُلا کا دیں، دل میں ذوقِ یقیں ہے نہ علم الیقیں
مسلکے بیچتے ان کو صدیاں ہوئیں، حیف ہے ایسے سوداگروں کے لئے
جو غرورِ عبادت جبیں میں لئے، بندگانِ خدا سے نہ گھل مل سکے
اُن کے سجدے یہیں خاک میں رہ گئے، خاک باقی ہے پیشانیوں کے لئے
ہم پہ مولا کی نظرِ عنایت ہوئی، سارے رنج و الم سے فراغت ہوئی
کشتیِ نوح وجہِ حفاظت ہوئی، دورِ حاضر کی طغیانیوں کے لئے
بیچ کر ہم نے خود خدا پا لیا، منزلِ گمشدہ کا پتہ پا لیا
جھکنے والوں نے ہے کیا سے کیا پا لیا، رفعتیں وقف ہیں عاجزوں کے لئے
یہ زمانہ ہے شداد و نمرود کا، دھونس کا دھاندلی اور بارود کا
کوئی فرعون ہے، کوئی ہامان ہے، خوب موقعے ہیں غارت گروں کے لئے
اے مسیح کوئی تجھ سا نہیں دوسرا، تُو سحر کے مقابل تھا اک معجزہ
بن گیا اژدھا پھر قلم کا عصا، مکر کی سب چھپی ناگنوں کے لئے

تیرہ باطن گریزاں رہے نور سے، وہ ہیں مانوس ظلمت کے دستور سے
شب گزیدہ کو کیا روشنی کی طلب، دن تو آفت ہے چمگادڑوں کے لئے
تو براہیم تھا اُخروی دور کا، بت کدوں کے لئے قہر اور زلزلہ
ہاتھ میں تیرے چھانٹا تھا توحید کا، سارے تثلیثوں، آریوں کے لئے
کتنے مردے تھے یک لخت جو جی اٹھے، تیرے ہاتھوں مئے زندگی پی اُٹھے
تو نے مردہ زمینوں کو زندہ کیا، مثلِ ساون تھا تو پت جھڑوں کے لئے
یک زباں ہو گئے سارے فقہائے سُو، اُن کے فتوؤں کی بدبو گئی چار سو
سب دلائل ترے پاک اور باوضو، آبِ زمزم ہیں تشنہ لبوں کے لئے
تیرے دشمن سبھی بد زباں ہو گئے، اُن کے لہجے کھلی برچھیاں ہو گئے
ڈھال ایسے میں تھا تیرا دست دُعا، وقف راتیں ہوئیں رت جگوں کے لئے
سب مذاہب میں بے حد مچی ہاؤ ھو، تجھ پہ جھپٹے سبھی دشمن آبرو
بالمقابل ترے جو بھی آیا عدو، درس عبرت بنا دوسروں کے لئے
آریوں کے لبوں پر تھی آہ و فغاں، دینِ تثلیث لینے لگا ہچکیاں
ایسی چمکی محمدؐ کی تیغ بُراں، موت تھی راہبوں، پنڈتوں کے لئے
جب سے تجھ کو مسیح الزماں پا لیا، ہم مریضوں نے دستِ شفا پا لیا
ابنِ مریم کا گویا پتہ پا لیا، زندگی ہے تو مردہ تنوں کے لئے
حالتِ نزع میں ہے پُرانا جہاں، کفر اور شرک دونوں ہوئے نیم جاں
سلسلہ احمدیت کا اب ہے جواں، وقت آخر ہے سب سلسلوں کے لئے
اپنے الفاظ کیا، اپنے جذبات کیا، عرشی بے نوا تیری اوقات کیا
پھر بھی اپنی گواہی قلم بند کر، آنے والے نئے منصفوں کے لئے

☆☆☆

بزم انصار

ہومیو پیتھک دوا کیسے کھائی جائے؟

"بعض ہومیو پیتھک معالج کہتے ہیں کہ دوا ہاتھ کی بجائے کاغذ پر ڈال کر کھانا چاہیئے۔ یہ درست نہیں ہے۔ اگر ہاتھ کے گندے دوا کا اثر زائل ہو سکتا ہے تو منہ بھی گندہ ہو سکتا ہے۔ کاغذ بھی آلودہ ہوتا ہے۔ دوا کو دراصل خالی پیٹ کھانا چاہیئے۔ اور کھانے کے بعد بھی فوراً کچھ نہ کھانا بہت بہتر ہے۔ دوا کی مقدار اہم بات نہیں ہے اہم بات یہ ہے کہ دوا کتنی مرتبہ کھائی گئی ہے۔ دو تین قطروں یا گولیوں کی بجائے دس، پندرہ قطرے یا گولیاں لے لی جائیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن دوا دن میں ایک مرتبہ کی بجائے دو مرتبہ لی جائے تو اس سے بہت فرق پڑتا ہے۔ اگر ہومیو پیتھک دوا اثر کرنا چھوڑ دے تو کچھ دیر کے لئے وہ دوا بند کر کے سلفر کی چند خوراکیں دیں تو پہلی دوا دوبارہ اثر کرنا شروع کر دیتی ہے۔"

(مکرم ڈاکٹر سید مبشر احمد شاہ صاحب۔ راولپنڈی)

سلطنت روما کا زوال

قیصر روم کے دربار میں خاتم الانبیاء ﷺ کی دعوت اسلام پہنچی۔ اس نے نہایت فراست سے تحقیق کر کے کہا کہ اگر میرے بس میں ہوتا تو میں اس نبی اکرم ﷺ کے پاؤں دھوتا اور ان کی خدمت میں حاضر رہتا۔ دربار میں موجود کٹر عیسائی علماء نے شدید احتجاج کا مظاہرہ کیا۔ یہ مذہبی قوتوں کا غلط استعمال تھا۔ سیاسی مصلحتیں غالب آئیں۔ اور قیصر روم قبول حق سے محروم رہا۔ یہی سلطنت روما کے زوال کا آغاز تھا۔

غزل

کوئی بھی کام جب نہیں ہوتا ۔۔۔ ہم کو آرام تب نہیں ہوتا
یہ بھی پوچھو کہ درد کیسا ہے ۔۔۔ یہ بھی پوچھو کہ کب نہیں ہوتا
جو کسی کا ادب نہیں کرتا ۔۔۔ مجھ سے اس کا ادب نہیں ہوتا
زندگی کا کوئی تو مقصد ہے ۔۔۔ جمگھٹا بے سبب نہیں ہوتا
غور کرنے کی بات ہے ساری ۔۔۔ ورنہ کچھ بھی عجب نہیں ہوتا
کیا پڑی ہے قمر انہیں تیری ۔۔۔ معجزہ بے طلب نہیں ہوتا

(مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قمر صاحب)

☆ ☆ ☆

اخبار مجالس

(مرتبہ: مکرم مسعود احمد سلیم صاحب)

☆ **ریفریشر کورس زعامت علیاء حلقہ ڈیفنس مجلس انصار اللہ لاہور:** مورخہ ۱۰ جنوری ۲۰۰۹ء بروز ہفتہ کمیونٹی سنٹر اسٹیٹ لائف ہاؤسنگ سوسائٹی میں زعامت علیاء حلقہ ڈیفنس مجلس انصار اللہ لاہور کا ریفریشر کورس مکرم ڈاکٹر عمران سوری صاحب نمائندہ ناظم ضلع لاہور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں تمام شعبہ جات کی پچھلے سال کی کارکردگی کا جائزہ لے کر خامیوں کو دور کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی۔ اور نئے سال کی اسکیم مرتب کی گئی۔ حاضری انصار بمع سائقین ۳۹ رہی۔ اختتام پر حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

☆ **تربیتی اجلاس مجلس انصار اللہ بہاولپور شہر:** مجلس انصار اللہ بہاولپور شہر کے تحت ایک تربیتی اجلاس ۴ جنوری ۲۰۰۹ء کو بعد نماز ظہر منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب امیر ضلع بہاولپور نے کی۔ تلاوت قرآن کریم و ترجمہ مکرم محمد اقبال ارشد صاحب نے کی۔ نظم مکرم میجر (ر) مبشر احمد صاحب نے پڑھی۔ عہد دہرانے کے بعد مکرم زعیم صاحب اعلیٰ بہاولپور شہر نے انصار کو اپنی قیمتی نصائح اور مرکزی ہدایات سے نوازا۔ اس کے بعد مکرم مسرت احمد صاحب نے منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ دوسری تقریر مکرم محمد شفیق قیصر صاحب نے "نظام وصیت" کے موضوع پر کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں نظام وصیت کے بارے میں آگاہ کیا۔ تیسری تقریر مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی سلسلہ نے نماز باجماعت کی اہمیت اور تلاوت قرآن کریم کی عظمت کے بارے میں پُر اثر انداز میں بیان فرمائی۔ نماز باجماعت کی اہمیت، پابندی اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں تلقین فرمائی۔ مجموعی حاضری انصار اللہ ۴۷ تھی۔ مکرم امیر صاحب ضلع بہاولپور نے اختتامی دعا کروائی۔

☆ **خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا پروگرام حلقہ دارالصدر غربی قمر ربوہ:** خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی مبارک اور عظیم الشان تقریب کے موقع پر اہالیانِ محلہ دارالصدر غربی (قمر) ربوہ نے ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کو اپنے پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے کیا جس میں ایک کثیر تعداد میں انصار۔ خدام اور اطفال نے شرکت کی۔

اس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی۔ اور پھر مکرم رانا تصور احمد صاحب صدر محلہ نے ایک مختصر اور جامع خطاب فرمایا۔ بعد ازاں مکرم رفیق احمد صاحب جاوید سیکرٹری اصلاح و ارشاد محلہ نے اور مکرم راشد محمود صاحب نے خلافت احمدیہ کے موضوع پر

مدلّل تقاریر کیں۔ اسی طرح اہل محلّہ نے اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے جذبات صدق و وفا کا عہد باندھتے ہوئے پیش کئے۔ اسی روز صبح سے ہی تمام افراد مع مرد و زن، جوان، بچے اور بزرگ پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے براہ راست خطاب خلافت جوبلی سننے کے لئے بےتاب نظر آ رہے تھے۔ بعد از نماز ظہر و عصر ''بیت القمر'' میں جمع ہوتے رہے۔

حضور پُرنور کے خطاب کے وقت بیت قمر احباب سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ خطاب کے بعد شیرینی اور گرم اور ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی گئی۔ اس کے بعد رات کے وقت تمام احباب محلّہ کے گھروں میں کھانا تقسیم کیا گیا جسے سب احباب نے بہت پسند کیا اور پُرمسرت جذبات کا اظہار کیا۔ اسی روز سارے محلّہ میں صفائی کا جو کام اطفال الاحمدیہ نے سرانجام دیا۔ وہ اپنی جگہ قابل تحسین تھا اس روز کی حاضری ۳۴۵ افراد پر مشتمل تھی۔

☆ **سالانہ سپورٹس ریلی مجلس انصار اللہ علاقہ فیصل آباد:** مجلس انصار اللہ علاقہ فیصل آباد کے زیر اہتمام سالانہ سپورٹس ریلی مورخہ 14 دسمبر 2008ء بروز اتوار منعقد ہوئی۔ پروگرام کا افتتاحی اجلاس مکرم ومحترم ناظم صاحب علاقہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم ناظم صاحب علاقہ نے کھیلوں کی اہمیت بیان کی اور کھیلوں کے قواعد و ضوابط بیان فرمائے اور دُعا کروائی۔

کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ گولہ پھینکنے کے مقابلہ میں 28 انصار نے حصہ لیا۔ تھالی پھینکنے کے مقابلہ میں 7 انصار نے حصہ لیا۔ کلائی پکڑنے کے مقابلہ میں 16 انصار نے حصہ لیا، دوڑ کے مقابلہ میں 13 انصار نے حصہ لیا۔ رسہ کشی کا مقابلہ دونوں اضلاع فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کی گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیموں کے درمیان ہوا۔

اختتامی اجلاس مکرم ومحترم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ مکرم ومحترم ملک عبدالحکیم صاحب منتظم اعلیٰ سالانہ سپورٹس ریلی نے رپورٹ پیش کی۔ صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں کہا۔ صحت مند رہنے کے گُر اور کھیل اور ورزش کی اہمیت بیان فرمائی۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

حاضری: 2 اضلاع، 16 مجالس، 72 انصار، 11 خدام۔

☆ **سیمینار صد سالہ خلافت جوبلی زیر انتظام جماعت احمدیہ ضلع نارووال:** جماعت احمدیہ ضلع نارووال کو مورخہ 23 نومبر 2008ء بروز اتوار 'صد سالہ خلافت جوبلی سیمینار منعقد کرانے کی توفیق ملی۔ جس میں مہمان خصوصی مکرم

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب ضلع مکرم ڈاکٹر عرفان اللہ خان صاحب نے ضلع میں ہونے والی ترقیات سے احباب جماعت کو آگاہ کیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے احباب جماعت کو خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے، پنجوقتہ نماز کی ادائیگی، MTA کی نعمت سے استفادہ کرنے اور کرنے اور لڑکیوں کو حق وراثت دینے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم حق وراثت کا ذکر ہے جبکہ جہیز کا کوئی ذکر نہیں۔ اس لئے حق وراثت کی ادائیگی فرض ہے جبکہ جہیز نفل ہے۔ آپ نے ضلع بھر سے آئے ہوئے عہدیداران کو قواعد و ضوابط کے کتابچہ کا مطالعہ کرنے اور احباب جماعت کی تعلیم و تربیت میں اپنے دائرہ میں رہتے ہوئے کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ بعد ازاں تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی جس میں حسن کارکردگی عہدیداران کو انعامات سے نوازا گیا۔ اس طرح طلباء و طالبات جنہوں نے امسال اپنی کلاس میں اچھی پوزیشن حاصل کی تھیں ان کو بھی انعامات سے نوازا۔ بعد ازاں نماز ظہر و عصر ادا کی گئی اور مہمانوں کی کھانے سے تواضع کی گئی۔ دعا کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

(بقیہ از صفحہ 40)

علاقہ سرحد: مکرم ڈاکٹر منظور احمد، مکرم مبارک احمد اعوان، مکرم میر شاہد احمد (پشاور شہر) مکرم انجینئر طاہر احمد (مردان) مکرم نعیم احمد ناصر (نوشہرہ کینٹ) **متفرق:** مکرم مبشر احمد چوہان (کھاریاں، ضلع گجرات) مکرم عبداللطیف (نصیرہ، ضلع گجرات) مکرم شیخ محمد اجمل (بروری، ضلع کوئٹہ) مکرم منصور احمد خان (جناح ٹاؤن، ضلع کوئٹہ) مکرم حمید اللہ باجوہ (بہاولپور شہر) مکرم چوہدری محمد طفیل (نارووال شہر) مکرم رسالدار مشتاق احمد (چیچہ وطنی، ضلع ساہیوال) مکرم سلطان احمد ظفر (ساہیوال شہر) مکرم ماسٹر نذیر احمد (چک نمبر 58/3 ٹکڑا۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) مکرم شریف احمد قاری (ڈڈووتRS، ضلع جہلم) مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد جاوید (حافظ آباد شہر) مکرم محمد اشرف تارڑ (کولوتارڑ، ضلع حافظ آباد) مکرم چوہدری ناصر احمد (چونکی، ضلع قصور) مکرم مبارک احمد ناصر، مکرم منور احمد (سیدوالا، ضلع شیخوپورہ) مکرم مسعود احمد (لیہ شہر) مکرم خلیل احمد (ڈیرہ خلیل، ضلع خوشاب) مکرم منظور احمد طور (شاہ تاج شوگر ملز، منڈی بہاؤالدین) مکرم نذر محمد (سعد اللہ پور، منڈی بہاؤالدین) مکرم عبدالرحمن بھٹی، مکرم عبدالباسط (میر ابجڑ کا۔ ضلع میرپور آزاد کشمیر) مکرم نصیر احمد گوندل (کھوسکی۔ ضلع بدین) مکرم حکیم محمد جمیل (ٹنڈو غلام علی، ضلع بدین) مکرم خلیل احمد گوندل، مکرم نسیم اقبال گوندل، مکرم نسیم احمد وسیم (میرپور خاص شہر) مکرم کرامت اللہ (سانگھڑ شہر) مکرم بشارت احمد (نواب شاہ شہر)

نصاب سہ ماہی اول (جنوری تا مارچ ۲۰۰۹ء)

1- قرآن کریم پارہ نمبر 7 نصف اوّل

2- **انفاس قدسیہ** (تقاریر حضرت مسیح موعودؑ جلسہ سالانہ 1897ء) نصف اوّل صفحہ 1 تا 80

3- **تقدیر الٰہی** (از حضرت مصلح موعودؓ، انوار العلوم جلد 4)

(مرسلہ: قیادت عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان)

امتحانات خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی (ستمبر 2008ء)

نتیجہ امتحان: کتاب ”نظامِ آسمانی......، خلافت حقّہ.....“

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام **خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی** پروگرام کے تابع امتحان کتاب **”نظامِ آسمانی ـــــ خلافت حقّہ ـــــ“** از حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) منعقد کیا گیا۔ جس میں پاکستان بھر سے **731** مجالس کے **11,338** انصار نے شمولیت کی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ **302** انصار نے یہ امتحان نمایاں کامیابی **”خصوصی گریڈ“** میں پاس کیا۔

اعزاز پانے والے اراکین کے اسماء درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان اراکین کیلئے مبارک کرے اور ان کے علم اور فضل میں ترقیات دے اور خلافت احمدیہ کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔

اوّل:	**مکرم مجید احمد بشیر**	**ڈیفنس۔لاہور**
دوم:	**مکرم عبدالرشید ساٹری**	**عزیز آباد۔کراچی**
سوم:	1- **مکرم میاں مجید الرحمٰن حمید**	**فیصل ٹاؤن۔لاہور**
	2- **مکرم انجینئر عبدالسلام ارشد**	**چھاؤنی۔لاہور**
	3- **مکرم ناصر احمد ڈوگر**	**ناصر آباد شرقی۔ربوہ**

اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار:

مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن (سیالکوٹ شہر)، مکرم عظمت حسین شہزاد (فضل عمر۔فیصل آباد)، مکرم **آرکیٹیکٹ** شعیب احمد ہاشمی (گلشن اقبال غربی۔کراچی)، مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر (دارالصدر شمالی انوار۔ربوہ)، مکرم بشارت احمد طاہر (کھاریاں۔ضلع گجرات)، مکرم سید نوید احمد بخاری (گلشن آباد۔لاہور)، مکرم مجید احمد (دارالصدر شرقی طاہر۔ربوہ)، مکرم رانا نصیر محمد خان (رائیونڈ۔لاہور)، مکرم مقبول احمد چوہدری (بہاولنگر شہر)، مکرم اعجاز احمد محمود (دارالسلام۔لاہور)

خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار:

ضلع لاہور: مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ (فیکٹری ایریا شاہدرہ) مکرم عبدالشکور، مکرم چوہدری ارشاد احمد ورک، مکرم محمد منشاء، مکرم منور ملک (گلشن راوی) مکرم محمد سرور ظفر، مکرم محمد توفیق، مکرم چوہدری محمد لطیف انور، مکرم ملک حفیظ احمد، مکرم ڈاکٹر محمد رمضان زاہد، مکرم رشید احمد محسن، مکرم نصیر احمد قریشی، مکرم نورالٰہی بشیر، مکرم بشیر احمد، مکرم عبدالقیوم (مغلپورہ) مکرم شیخ محمد اسلم، مکرم رانا فضل الرحمٰن نعیم، مکرم رانا نفیس الرحمٰن نعیم، مکرم کیپٹن (ر) ملک مبارک احمد، مکرم عبدالعلی اعظم قریشی، مکرم ڈاکٹر منصور احمد وقار (گرین ٹاؤن) مکرم ظہور احمد پال (رچنا ٹاؤن) مکرم سردار علی، مکرم قریشی محمد

کریم (شالامار ٹاؤن) مکرم احسان الحق قمر (ڈیفنس) مکرم مبارک احمد شاہد، مکرم حبیب اللہ شاد، مکرم ڈاکٹر منصور احمد، مکرم عطاء اللہ ڈار (جوہر ٹاؤن) مکرم صوبیدار جاوید اقبال (چھاؤنی) مکرم شیخ محمد اکرام اطہر، مکرم محمد قاسم بٹ، مکرم چوہدری حبیب اللہ مظہر (نشاط کالونی) مکرم محمود احمد قریشی، مکرم ڈاکٹر عبدالشکور میاں (سمن آباد) مکرم عباد علی، مکرم محمد نصر اللہ خان (بھاٹی گیٹ) مکرم سید منصور احمد، مکرم قاضی محمد بشیر، مکرم بشارت احمد وڑائچ (فیصل ٹاؤن) مکرم ماسٹر بشیر احمد (سلطانپورہ) مکرم ماجد شاہد (بیت النور) مکرم محمد ارشاد (بیت التوحید) مکرم لئیق احمد (دار اسلام)

ضلع کراچی: مکرم فضل عمر محمود، مکرم اقبال حیدر یوسفی، مکرم ریاض احمد ناصر، مکرم منیر الدین بھٹی (گلشن جامی) مکرم ڈاکٹر منصور احمد (گلزار ہجری) مکرم ریاض احمد شاد، مکرم محمد سرور، مکرم چوہدری محمد رمضان، مکرم ملک محمد شفیق، مکرم صوفی محمد اکرم (رفاہ عام) مکرم ناصر حسین، مکرم مرزا بشیر الدین، مکرم نعیم احمد گوندل، مکرم ڈاکٹر شوکت علی، مکرم محمد اکرم قریشی (اورنگی ٹاؤن) مکرم محمود احمد ونیس، مکرم صبغۃ اللہ خان (کورنگی) مکرم منور احمد ابڑو، مکرم لطف الحنان علوی (بلدیہ ٹاؤن) مکرم چوہدری بشیر الدین محمود، مکرم محمد یونس، مکرم سفیر الدین بھٹی، مکرم محمد رشید ڈار، مکرم محمد رفیق، مکرم فضل الٰہی شاہد (ڈرگ روڈ) مکرم مرزا تنویر احمد، مکرم شیخ عبدالمالک (مارٹن روڈ) مکرم چوہدری ناصر احمد گوندل، مکرم عبدالمجید ناصر، مکرم حفیظ احمد شاکر، مکرم مسرت شمیم قریشی، مکرم مجیب احمد ناصر (النور) مکرم عبدالقدوس (گلشن سرسید) مکرم محمد اشرف (گلشن اقبال غربی) مکرم منصور احمد لکھنوی (گلشن اقبال شرقی) مکرم ظفر احمد شرما (ماڈل کالونی) مکرم سید مبارک احمد (تیموریہ) مکرم رشید احمد، مکرم لطف الرحمٰن (صدر) مکرم ایاز صدیق (گلشن عمیر) مکرم محمد عثمان خان، مکرم خواجہ محمد اسلم (ڈیفنس) مکرم ظفر اللہ خان مبشر (گلستان جوہر جنوبی) مکرم ذکاء اللہ ڈھڈی (ڈرگ کالونی) مکرم شیخ انیس احمد، مکرم محمد فضل احمد (گلستان جوہر شمالی) مکرم مبشر احمد، مکرم شفیق احمد شاہد (ناتھ) مکرم ہبۃ اللہ کاہلوں، مکرم آصف محمود کاہلوں (محمود آباد) مکرم شریف احمد، مکرم بشیر احمد شاہد (گلشن حدید)۔

ربوہ: مکرم منور احمد تنویر، مکرم میاں عبدالغفور طور (دارالصدر شرقی طاہر) مکرم منور شمیم خالد، مکرم ناصر احمد مظفر، مکرم عبدالرحمٰن عاجز، مکرم ناصر احمد خان، مکرم خواجہ عبدالستار (دارالرحمت وسطی) مکرم جاوید احمد جاوید (دارالعلوم شرقی برکت) مکرم ناصر محمود عباسی، مکرم رفیق اللہ خان، مکرم ماسٹر بشارت احمد، مکرم ڈاکٹر تنویر احمد، مکرم محمد صدیق خان (دارالعلوم وسطی) مکرم نثار احمد طاہر (دارالصدر شمالی انوار) مکرم ظفر احمد ناصر، مکرم محمد لطیف احمد، مکرم عزیز الرحمٰن شاہد، مکرم مبارک احمد شاد (دارالصدر شرقی الف) مکرم عبدالمنان، مکرم صوبیدار محمد اشرف خان، مکرم وسیم احمد قریشی، مکرم قاسم محمود بھٹی، مکرم مرزا ظفر احمد، مکرم ظہیر انور فاروقی، مکرم محمد افضل انور، مکرم طاہر احمد محمود (دارالفتوح غربی) مکرم ناصر احمد بھٹی، مکرم رؤف احمد بٹ، مکرم مبشر احمد تسنیم، مکرم رشید محمد، مکرم محمد خالد وحید (دارالعلوم شرقی مسرور) مکرم تنویر الدین صابر، مکرم لعل الدین صدیقی، مکرم سید اسرار احمد توقیر (دارالنصر غربی اقبال) مکرم شاہ محمد حامد گوندل، مکرم ڈاکٹر محمد رشید، مکرم محمد یونس شاہد وڑائچ، مکرم خدا بخش ناصر (طاہر آباد جنوبی) مکرم سید جماعت علی شاہ (دارالعلوم غربی خلیل) مکرم کیپٹن (ر) محمد نواز وڑائچ، مکرم عزیز احمد خان (رحمان کالونی) مکرم احسان ابڑو، مکرم ناصر احمد طاہر (دارالعلوم شرقی نور) مکرم ملک اللہ بخش، مکرم محمد محمود اقبال (کوارٹرز تحریک جدید) مکرم مرزا عبدالرشید، مکرم محمد نصیر احمد (دارالعلوم غربی صادق) مکرم مشتاق احمد (دارالیمن غربی سعادت) مکرم حبیب احمد، مکرم ظفر اللہ، مکرم غلام قادر، مکرم محمد خان بھٹی، مکرم محمد عبداللہ، مکرم محمد ایوب، مکرم ملک مسعود احمد، مکرم مرزا غلام صابر، مکرم قاسم الدین بھٹی، مکرم رشید احمد (دارالعلوم جنوبی احمد) مکرم محمد انور نسیم، مکرم جمیل احمد جاوید (دارالیمن وسطی سلام) مکرم ڈاکٹر مرزا رفیق احمد عابد (دارالعلوم جنوبی بشیر) مکرم طارق سعید (دارالنصر غربی حبیب) مکرم حافظ پرویز اقبال

(شکور پارک) مکرم نذیر احمد باجوہ، مکرم یونس احمد خادم، مکرم قمر احمد کوثر (دار الرحمت شرقی راجیکی) مکرم عبد البصیر (دار الیمن وسطی حمد) مکرم ولی محمد (دار العلوم شرقی نور ب) مکرم ڈاکٹر راجہ بصیر احمد ابصار (دار الصدر شمالی ہدیٰ) مکرم صدیق احمد، مکرم واحد اللہ جاوید (دار الفضل غربی فضل) مکرم عبد السمیع خان، مکرم عبد الرشید منگلا (دار الرحمت شرقی بشیر) مکرم مظفر احمد، مکرم مبارک احمد خان (دار النصر شرقی محمود) مکرم عباس علی شاکر (ناصر آباد غربی) مکرم رشید احمد شاکر (دار النصر وسطی) مکرم محمد رمضان (دار الفتوح شرقی) مکرم صدیق احمد (طاہر آباد شرقی) مکرم سجاد احمد ساجد (دار النصر غربی منعم) مکرم مصدیق احمد منور (فیکٹری ایریا احمد) مکرم محمود احمد (ناصر آباد شرقی) مکرم غفور احمد اٹھوال (نصیر آباد سلطان) مکرم چوہدری حمید اللہ (دار الصدر جنوبی)

ضلع راولپنڈی: مکرم چوہدری اقبال حسین، مکرم عبد الکریم باسط، مکرم چوہدری محمد منیر (النور) مکرم حافظ امیر حسین (ایوان توحید) مکرم فیض احمد محسن، مکرم کیپٹن علم الدین مشتاق (پشاور روڈ) مکرم مرزا رفیق احمد، مکرم مبارک الوندیم، مکرم توقیر ملک، مکرم تصدق حسین، مکرم منور احمد خالد، مکرم فیاض احمد خالد، مکرم منور احمد، مکرم محمد سلیم جاوید، مکرم صادق مجید اللہ، مکرم سعید احمد، مکرم شیخ رفیق احمد ظفر (واہ کینٹ) مکرم کیپٹن محسن علی بلوچ، مکرم شیر طارق، مکرم مجید اللہ (صدر) مکرم مبشر احمد کھوکھر، مکرم انس احمد، مکرم حکیم ملک محمد رشید (بیت الحمد)

ضلع فیصل آباد: مکرم محمد اصغر عتیق، مکرم مظفر حسین، مکرم جلال الدین اکبر، مکرم محمد حنیف ڈوگر، مکرم ہومیو ڈاکٹر بشیر حسین تنویر (دار الحمد) مکرم نعیم احمد طاہر، مکرم ملک محمد سجاد اکبر، مکرم اقبال مصطفےٰ، مکرم ملک عبد الحکیم (دار الذکر) مکرم میاں عبد الحفیظ (108 ج ب، گوکھوال)

ضلع سیالکوٹ: مکرم ریاض احمد شاہد، مکرم محمد انور چوہان، مکرم جلال الدین شاد، مکرم امان اللہ قریشی (سیالکوٹ شہر) مکرم رفیق احمد بٹ (ڈسکہ کوٹ) مکرم محمد اعظم، مکرم مشہود احمد (منڈیکی گورایہ)

ضلع گوجرانوالہ: مکرم ڈاکٹر محمد اکرام (گوجرانوالہ شرقی) مکرم محمد کفیل احمد ضیاء، مکرم محمد حمید الحق (منڈیالہ وڑائچ)

ضلع سرگودھا: مکرم ملک عبد السلام، مکرم سید صفدر علی شاہ، مکرم صوبیدار عمر حیات ٹانگا ہ، مکرم چوہدری شریف احمد ورک، مکرم راجہ ناصر احمد (سرگودھا شہر) مکرم نعمت اللہ جاوید (چک 98 شمالی)

ضلع اسلام آباد: مکرم انتصار احمد ازکی (اسلام آباد وسطی) مکرم رفیق احمد سعید، مکرم عطاء الرحمان خان، مکرم چوہدری مبارک علی حسنات، مکرم سید منصور احمد شاہ، مکرم حکیم سید محمد اقبال شاہ، مکرم کوکب مقصود (اسلام آباد جنوبی)

ضلع ملتان: مکرم چوہدری نذیر احمد، مکرم ملک غلام نبی، مکرم چوہدری اشتیاق احمد، مکرم چوہدری محمد اکبر گوندل، مکرم چوہدری عبد المجید، مکرم اخوند محمد ظفر اللہ خان، مکرم مرزا نفیس احمد (ملتان شرقی)

ضلع بہاولنگر: مکرم نذیر احمد خادم (184/7-R) مکرم خالد محمود باجوہ (ہارون آباد) مکرم یوسف علی خاور، مکرم ڈاکٹر محمد سلیم (327/HR)

ضلع راجن پور: مکرم نصیر احمد، مکرم ناصر احمد، مکرم بشیر احمد (داجل۔ ضلع راجن پور)

ضلع حیدر آباد: مکرم افتخار احمد خان، مکرم نسیم احمد چوہدری، مکرم پروفیسر مبشر احمد فرخ (حیدر آباد شہر) مکرم محمود احمد ناز (بشیر آباد۔ ضلع حیدر آباد)

(باقی صفحہ 37 پر)